جملہ حقوق محفوظ

تہذیبی سلسلہ

سچّے موتی

یعنی

چند منتخب سلیس اخلاقی نظموں کا مجموعہ

از

محترمہ محمدّی بیگم صاحبہ مرحومہ

مصنفہ سگھڑ بیٹی۔ رفیق عروس۔ خانہ داری وغیرہ

T.T.F

No:......1

T.T.F LIBRARY

T.T.F

No:..........

سنہ ۱۹۳۰ء

دارالاشاعت پنجاب لاہور

قیمت ۷۔۔

بارچہارم

Taj Tahir Foundation

سچے موتی

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

دیباچہ

نظم ایک ایسی دلچسپ چیز ہے۔ کہ بچے سے بوڑھے تک ہر ایک کو اس کی طرف قدرتی رغبت ہے۔ ہماری اُردو زبان میں اگرچہ نظم کا بہت بڑا دفتر موجود ہے۔ مگر اس میں یہ کمی نہایت افسوسناک ہے۔ کہ اس میں بچوں اور خصوصاً لڑکیوں کے پڑھنے کے قابل اور ان کے مناسب حال بہت ہی کم نظمیں پائی جاتی ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً تہذیب نسواں میں مختلف مضامین پر چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ نظمیں مختلف پرچوں میں بکھری ہوئی تھیں۔ میں نے خیال کیا۔ کہ اگر یہ نظمیں ایک جگہ جمع کرکے چھوٹے سے مجموعہ کی شکل میں چھپوا دی جائیں۔ تو لڑکیوں کے پڑھنے کی ایک اچھی خاصی چھوٹی سی کتاب بن جائے گی۔ میں نے اس کے مسودہ کو جس کا نام **سچے موتی** تجویز کیا گیا ہے۔ شائع کرنے سے پہلے قبلہ مولٰنا حالی کی خدمت میں بھی بغرض اصلاح پیش کرنا مناسب جانا ہیں نہایت شکر گزار ہوں۔ کہ باوجود اپنی بے حد مصروفیت کے انہوں نے میری ناچیز نظموں کو ملاحظہ فرما کر اصلاح مناسب کا شرف بخشا۔

اس مجموعہ کی بعض نظمیں حال ہی میں لکھی گئی ہیں۔ وہ تہذیب نسواں

میں بھی اب تک شائع نہیں ہوئیں۔ اس لئے وہ مولانا ممدوح کی نظر سے نہیں گزر سکیں۔ اگر یہ کتاب جلدی نکل گئی۔ تو اُمید ہے۔ کہ دوسری طبع میں اُن نظموں کو بھی مولانا ممدوح کی اصلاح کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

انمول موتی چونکہ مناجات کی شکل میں لکھی گئی تھی۔ اس لئے میں نے اسے حمد کے طور پر سب نظموں کے اوّل رکھنا مناسب جانا۔ اس نظم میں سے میں نے بہت سے اشعار جو لڑکیوں کے مناسب حال نہ تھے۔ خارج کر دئے ہیں۔ یہ ٹوٹے پھوٹے اشعار میں نے اپنی شاعری جتانے کے لئے نہیں لکھے۔ اور نہ حقیقت میں اس کے جتانے کا مجھے کوئی حق ہے۔ بلکہ اپنی بہنوں اور بچیوں کو بہلانے اور خوش کرنے کے لئے ان کو اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں جوڑ لیا ہے۔ شاعری کے علم سے میں بالکل بے خبر ہوں۔ اور خدا جانے اس علم کے رُو سے اس میں کتنی غلطیاں ہوں گی۔ سب بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ میری غلطیوں سے چشم پوشی فرمائیں۔ اگر اصلاح مناسب سے آگاہ فرمائیں۔ تو طبع ثانی میں ضرور اس کا خیال رکھا جائے گا۔ اور مجھ پر ان کا نہایت احسان ہو گا۔

محمدی بیگم اہلیہ مولوی سید ممتاز علی۔ از لاہور

دیباچہ طبع دوم

سچّے موتی کا پہلا اڈیشن شائع ہونے کے بعد محترمہ محمدی بیگم صاحبہ مرحومہ نے وقتاً فوقتاً جو اَور نظمیں لکھی تھیں۔ وہ اب تک تہذیب نسواں کے مختلف پرچوں میں منتشر پڑی تھیں ‌‌٭

ان کے علاوہ مرحومہ نے اپنے بھائی سیّد محبوب الشفیع کے انتقال پر بھی چند نظمیں لکھی تھیں۔ اور چاہتی تھیں۔ کہ چند اَور نظمیں تیار ہو جانے کے بعد ان سب کا مجموعہ "یادگار محبوب" کے نام سے شائع کر دیں۔ لیکن علالت نے اس آرزو کو پورا کرنے کی مہلت نہ دی۔ اور اس کتاب کا مسودہ نامکمل ہی پڑا رہا ٭

سچّے موتی کے اس اڈیشن میں یہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ نظمیں شامل کر دی گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ مجموعہ زیادہ مکمل اور زیادہ دلفریب بن گیا ہے ٭

سیّد ممتاز علی

۲۳ فروری ۱۹۲۵ء

Taj Tahir Foundation

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
حمد	۹
بچیوں کے لئے	۱۶
اچھی لڑکی	۱۸
چمکتا تارا	۲۱
عید کی خوشی	۲۴
چراغِ راہ	۲۶
ننھے منے ہاتھ	۳۰
کانچ کا گلاس اور مٹی کا پیالہ	۳۲
مبارک باد	۳۷
شمع اور پروانہ	۳۹
شاندار سورج	۴۱
سویرے اُٹھنا	۴۴
رخصت	۴۶
یہ زیور اچھے ہیں۔	۵۰
لڑکی کی رخصت	۵۳
ایک یتیم لڑکی کی عید..	۵۹
آنکھیں بڑی نعمت ہیں	۶۶
شجر اُمید	۶۷

Taj Tahir Foundation

مضمون	صفحہ
عید اضحےٰ	۷۲
نیک بیٹی	۷۴
کام میں نام	۷۷
میرے پیارے بچے ..	۷۸
تربت شوہر	۸۰
مٹی کی پتلی	۸۴
ایک لڑکی کی آرزو ..	۸۵
پھولوں اور سونے کا زیور	۹۰
اچھی پوشاک پر فخر ..	۹۷
بن ماں کی بچی	۹۹
بہن بھائی کی محبت ..	۱۰۷
فضائے گلشن	۱۰۹
خدا کی قدرت	۱۱۱
پان	۱۱۲
محفلِ تہذیب	۱۱۸
تہذیب نسواں ..	۱۲۱
یادگار محبوب	۱۲۵
حمد	۱۴۲
مناجات	۱۴۳
.. ..	..

Taj Tahir Foundation

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

الٰہی اپنی رحمت سے ہمیں دیں نعمتیں تو نے۔
بھلے کاموں میں یارب دیں بہت سی برکتیں تو نے+
ہمیں توفیق دے یارب ہمیشہ نیک کاموں کی۔
ہماری زندگی ایسی ہو جیسی نیک ناموں کی+
ہوا و حرص سے یارب سدا ہم کو بچانا تُو۔
ہر اک منزل میں سیدھی راہ پر ہم کو چلانا تُو+
نہ اس دل میں کبھی آئے الٰہی بغض اور کینہ۔
رکھیں ہم صاف سینے کو ہمیشہ مثلِ آئینہ+
گناہوں کے نہ پھٹکیں پاس یارب تیری برکت سے۔
ہمیشہ دل کو رکھیں صاف یارب تیری رحمت سے+

Taj Tahir Foundation

پریشانی سے ہو جائے کبھی گر سامنا دل کا۔
تو صبر و شکر سے مشکل نہ سمجھیں تھامنا دل کا+
سزا پائیں اگر یارب کبھی اپنی خطا پر ہم۔
سرِ تسلیم خم ہو اور رہیں راضی رضا پر ہم+
گرے گر کوہِ غم سر پر تو آسانی سے کاٹیں ہم۔
جو آئے تلخ کامی پیش مثلِ شہد چاٹیں ہم+
مصیبت کا ہمیں یارب نہ کچھ دل میں خیال آئے۔
ہزاروں رنج گر جھیلیں نہ دل پر کچھ ملال آئے+
ہر اک ناشاد کو تو شاد کر اپنی عنایت سے۔
ہر اک گمراہ کو لا راہ پر اپنی ہدایت سے+
الٰہی ہم پہ سایا اپنی رحمت کا سدا رکھنا۔
بچا کر شرِ شیطاں سے عبادت میں لگا رکھنا+
نہ جائیں بھول تجھ کو ہم کبھی دنیا کے دھندوں میں
نہ پھنسنے پائیں ہم ہرگز بری باتوں کے پھندوں میں+
نہ چھوڑیں دین کو اپنے ہوں پکے دینداروں میں۔

Taj Tahir Foundation

ہمارا نام لکھا جائے سچّے دینداروں میں +
کریں سُستی نہ ہم یارب کبھی تیری عبادت میں ۔
خوشی اور چاؤ سے حاضر سدا ہوں تیری خدمت میں +
نماز اور روزے کے پابند ہم ایسے رہیں یارب ۔
کہ جائیں بھول اس دُھن میں ہمیں دُنیا کے دھندے سب +
عبادت کا رہے کھٹکا لگا شام و سحر ایسا ۔
کہ نیند اپنی اُچٹ جائے جو وقت آئے عبادت کا +
رہیں شاکر ستائے گر ہمیں دُنیا کی ناداری ۔
نہ ہوں غمگین ہم ہرگز جو پیش آجائے بیکاری +
رکھیں خالی سدا وسواس و سودا سے دماغ اپنا ۔
نہ بُجھنے دیں کبھی وہموں کے جھونکوں سے چراغ اپنا +
رکھیں قابو ہمیشہ اپنا ہم اپنی طبیعت پر ۔
کہ ساری خوبیاں موقوف ہیں اِک اچھّی نیّت پر ۔
رہے رغبت دیانت سے رہے نفرت خیانت سے ۔
ادا کر جائیں حق سارے دیانت اور امانت سے +

Taj Tahir Foundation

نہ بدلیں ہم بُری باتوں سے اپنی نیک نیت کو۔
لگائیں ہم نہ بے عقلی سے دھبا آدمیت کو +

اگر تو آبرو بخشے تو ہم اس کو نہ کھو بیٹھیں۔
معزز ہو کے عزت سے نہ اپنی ہاتھ دھو بیٹھیں +

حیاداری

نہ بیباکی کی ہمت ہو نہ بے شرمی کی جُرأت ہو۔
حیا زیور ہو اپنا اور حمیت زیب و زینت ہو +

کسی سے اتفاقاً گر کدورت دل میں آجائے۔
تو دم بھر سے سوا دل میں نہ اپنے وہ جگہ پائے +

شیریں زبانی

زباں قابو میں رکھیں ہم ہمیشہ بد زبانی سے۔
بنائیں اپنا بیگانوں کو ہم شیریں زبانی سے +

کسی کی بد زبانی کا نہ کچھ ہم کو خیال آئے۔
اگر کہہ لے بُرا کوئی نہ اس کا بھی ملال آئے +

ملیں شیر و شکر ہو کر ہم اپنے اور پرائے سے۔
ہمیشہ دُور بھاگیں ہم بد اخلاقی کے سائے سے +

رہے شرم و حیا کا آنکھ میں سُرمہ لگا اپنی۔

Taj Tahir Foundation

رکھیں اپنے پرائے سے نگہ نیچی سدا اپنی +
نہ ہونے پائیں ہم مغرور سیرت پر نہ صورت پر -
کہ ہمارے فخر ہیں بے زیب اس مٹی کی مورت پر +
نہ ہوں گر خال و خط اچھے مگر افعال اچھے ہوں
کہ ہم اچھے جبھی ٹھیریں گے جب اعمال اچھے ہوں +
جو دھیان آجائے دوزخ کا تو ہم گھلنے لگیں غم سے -
کہ دُنیا کے جلاپے کم ہیں سب نارِ جہنم سے +
گھٹا رنج والم کی آن کر چھا جائے گر دل پر -
نہ ہونے دے ہمارا صبر کچھ اُس کا اثر دل پر +
کسی سختی سے گھبرا کر اگر بے چین ہو یہ دل -
تو صبر و شُکر کے پتھر کی رکھ دیں اس پہ بھاری سِل +
کسی مشکل مصیبت میں ہراساں ہوں نہ ہم ہرگز -
تحمّل سے اُسے جھیلیں پریشاں ہوں نہ ہم ہرگز +
جو ہوں بھوکے تو پھیلائیں نہ ہاتھ اپنے کہیں جا کر -
کریں جو عرض کرنی ہو ترے دربار میں آکر +

Taj Tahir Foundation

سحر کے وقت گو بندوں کو تُو بھوکا اُٹھاتا ہے۔
مگر تو سیر کر کے شام کو سب کو سُلاتا ہے +
ہو تُو روزی دہندہ جب تو پھر محتاج کیوں ہوں ہم؟
دیا کل تُو نے کھانے کو تو بے آس آج کیوں ہوں ہم؟
جو روکھی سوکھی مِل جائے اُسی سے پیٹ ہم بھر لیں۔
گزی گاڑھا ملے جو کچھ اُسی میں ہم گزر کر لیں +
ہمیشہ گھر کے کاموں کو کریں دل کی خوشی سے ہم۔
کبھی اُن کو بگڑنے دیں نہ اپنی بے دلی سے ہم +
طریقہ تو سکھا ہم کو کچھ ایسی خوش کلامی کا۔
جو بعد از مرگ ہو باعث ہماری نیک نامی کا +
سلیقے اور سگھڑاپے سے ایسے کام کر جائیں۔
رہیں زندہ ہماری نیکیاں ہم گو کہ مر جائیں +
ہم اپنی ماؤں اور باپوں کے حق اس طرح پہچانیں۔ حقوقِ والدین
کہ تیرے بعد پھر ہم پالنے والا انہیں جانیں +
اگر ماں باپ غصّے میں کبھی سختی سے پیش آئیں۔

Taj Tahir Foundation

نہ اُن کے سامنے اُف تک زباں پر اپنی ہم لائیں +
نہ سرتابی کریں ہرگز۔ نہ لیں ہم بددُعا اُن کی۔
کریں خدمت سے خوش اُن کو۔ دُعائیں لیں سدا اُن کی +
خوشی ماں باپ کی۔ اولاد کی بخشش کی صورت ہے۔
کہ پاؤں کے تلے ماں باپ کے کہتے ہیں جنت ہے +
مِری اوقات گزری ہے الٰہی ساری غفلت میں
رہی ہیں مبتلا یارب سدا دُنیا کی اُلفت میں +
نہیں ایسا کیا ہے کام میں نے کوئی نیکی کا۔
وسیلہ ہو الٰہی جو گناہوں کی تلافی کا +
اگر تُو بخش دے اپنے کرم سے تو عنایت ہے۔
وگرنہ ہم گنہگاروں کی تجھ سے کیا شکایت ہے +
یہی ہے اِلتجا تجھ سے تری ناچیز بندی کی۔
الٰہی کر دُعائیں یہ قبول اپنی محمدی کی +

Taj Tahir Foundation

بچیّوں کے لئے

اماں اللہ کی تم کو مری بہنو ادھر آؤ۔
ذرا دو چار باتیں کام کی تم مجھ سے سُن جاؤ +
تمہیں جب کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں زحمت ہے،
پڑے گی کس طرح پھر کام کی عادت یہ بتلاؤ +
نہیں ہو بچیّاں تم اب تو اللہ رکھے سیانی ہو۔
لڑکپن چھوڑ دو ایسے بِللّے پن سے باز آؤ +
اگر نادانیاں اپنی نہ چھوڑو گی تو خطرہ ہے۔
کہیں سُسرال میں جاکر ہنسی اپنی نہ اُڑواؤ +
سدا ماں باپ کے پکھوے سے لگ کر تم نہ بیٹھو گی۔
پرائے گھر میں جانا ہے ذرا ہشیار ہو جاؤ +
بگانے گھر میں ساری عمر تم کو تیر کرنی ہے۔
نہ ہوں گے چوچلے ماں کے۔ نہ ہوں گے باپ کے چاؤ +
خطاؤں پر تمہاری درگزر کرنا تو کیا ممکن۔

Taj Tahir Foundation

بگاڑے کام کوئی آؤر! الزام اُس کا تم پاؤ+
کٹھن رستہ ہے نادانو کڑا ہے امتحاں بہنو-
ابھی سے پاس کرنے کے لیئے تیار ہو جاؤ+
بہت اوقات تم نے کھیل میں گڑیوں کے ضائع کی-
اُٹھاؤ ہاتھ اب تم کھیل سے گڑیوں کو سنگواؤ+
دِل اپنا ڈال دو بالکل ہی گھر کے کام دھندے میں-
مدد گار اپنی ماں کی بن کے اُن کا ہاتھ بٹواؤ+
بتائیں کام جو کچھ وہ کرو شوق اور توجہ سے-
کبھی تم گھر کے کاروبار سے بہنو نہ گھبراؤ+
دُعائیں ہیں اڈیٹر کی تمہارے حق میں یہ بہنو-
پھلو پھولو سدا دُنیا میں اور جینے کا پھل پاؤ+

Taj Tahir Foundation

اچھّی لڑکی

چھُپا دن اور آیا نکل چاند پھر -
ہوئی روشنی شمع کی مانند پھر +
بھٹوں میں گھُسے نیند لینے چرند -
چھُپے جا کے سب گھونسلوں میں پرند +
ہوا وقت جب سب کے آرام کا -
تو اِک ننھّی لڑکی نے ماں سے کہا +
بس اے امّاں جان اب سُلا دو مجھے
کوئی میٹھی لوری سُنا دو مجھے +
کہا ماں نے بیٹی سے ٹھیرو ذرا -
کہ ہو کام سے ہاتھ خالی مرا +
ابھی آ کے تم کو سُلاؤں گی میں -
جو چاہو گی تم کو سُناؤں گی میں +
ہوئی کام دھندے سے فارغ وہ جب -

Taj Tahir Foundation

گئی پاس بیٹی کے سونے کو تب +
گلے سے لگا کر کہا صدقہ ہوں -
کہو کون سی اب کہانی کہوں +
کہا مت کہانی سناؤ مجھے -
سبق کوئی اچھا پڑھاؤ مجھے +
مجھے یہ بتا دو کہ میں کیا کروں ؟
کہ جس سے میں اچھی سی بیٹی بنوں +
بتا دو کروں کون سے ایسے کام -
جنہیں دیکھ خوش ہوں سب خاص و عام +
کہا ماں نے بیٹی سے اے میری جاں!
کہوں تم کو جو کچھ کرو اُس پہ دھیاں +
میری بات تم کان دھر کر سُنو -
کہوں تم سے جو کچھ خوشی سے کرو +
تو ہے یہ یقیں نیک ہو جاؤ گی -
سُگھڑ تم زمانے میں کہلاؤ گی +

Taj Tahir Foundation

ابھی پیاری ننھّی سی تم جان ہو۔
بڑے کام دھندوں سے انجان ہو +
تمہیں کام بھی ایسے بتلاؤں گی۔
پڑے بوجھ جس سے نہ دل پر ذری +
بڑی جب کہ تم ہوگی نامِ خُدا۔
تو پھر کام بھی کرنا پیاری بڑا +
بس اِس وقت تو تم کرو وہی کام۔
یہ کر دیں گے تم کو بہت نیک نام +
کرو کام جو وقت پر اپنے ہو۔
نہ دم بھر بھی تم وقت ضائع کرو +
نہیں کام کرتے ہیں جو وقت پر۔
یوں ہی عمر جاتی ہے اُن کی گزر +
نہ حق کی عبادت ہی وہ کر سکیں۔
نہ ماں باپ کے حق ادا وہ کریں +
سُنو بات ہے اَوْر یہ دوسری +

Taj Tahir Foundation

نہ تم بھولنا بیٹی اس کو کبھی +
جہاں سے کوئی چیز اُٹھایا کرو -
وہیں اُس کو پھر لا کے رکھّا کرو +
اگر دھیان یہ تم رکھو گی سدا -
تو ہوگا سراسر تمہارا بھلا +

چمکتا تارا

Taj Tahir Foundation

چمکتے ہوئے ننھّے مُنّے سے تارے!
بتاؤ مجھے تم ہو کیا چیز پیارے؟
بہت اُونچے تم آسماں پر ہو رہتے -
وہاں مثل ہیرے کے ہو تم چمکتے +
چمکتے ہو تم اتنی دُور آسماں پر -
اُجالا تمہارا ہے سارے جہاں پر +
چمکدار سُورج ہے جب مُنہ چھُپاتا -

اندھیرا ہر اِک چیز پر جب ہے چھاتا +

ہو تب ننھی سی روشنی تم دکھاتے -

اندھیرے میں جگنو سے ہو جگمگاتے +

مسافر کوئی ہے گر اُس وقت جاتا -

تمہاری چمک سے ہے وہ راہ پاتا +

اگر تم چمکتے نہ یوں آسماں پر -

پہنچتا وہ کس طرح منزل پہ جا کر؟

میں سونے کو بستر پہ جب لیٹتا ہوں -

تمہاری طرف شوق سے دیکھتا ہوں +

مرے شوق پر پیار آتا ہے تم کو -

تو جھک جھک کے تم بھی مجھے جھانکتے ہو +

نظر آتے تم جاگتے رات بھر ہو -

نہیں آنکھ جھپکاتے تم ایک پل کو +

تمہیں دیکھ کر ہے میرا دل یہ کہتا -

کہ بن جاؤں میں بھی کہیں تم ہی جیسا +

Taj Tahir Foundation

مجھے پیار سے ہیں کہا کرتے ابّا۔
ہے تُو نور اور میری آنکھوں کا تارا +
مگر تم سا روشن کہاں ہوں بھلا میں۔
پھر آنکھوں کا کب اُن کی تارا بنا میں؟
پر اِک بات ہے دھیان میں میرے آئی۔
کہ حاصل ہو جس سے مجھے بھی بڑائی +
میں اب دِل لگا کر لکھوں گا پڑھوں گا۔
جماعت میں سب سے میں اوّل رہوں گا +
جب اس طرح سے نام روشن کروں گا۔
تو بے شک میں تم جیسا تارا بنوں گا +
یہ تدبیر میری اگر راس آئی۔
تو اِک روز بن جاؤں گا۔ سی۔ ایس۔ آئی [1] +
چمکتا ستارا ہے تُو آسماں کا۔

[1] سی۔ ایس۔ آئی۔ ایک خطاب ہے۔ جس کے معنی ہندوستان کا ستارہ ہیں۔ اسے ہی نجم الہند بھی کہتے ہیں +

Taj Tahir Foundation

میں بن جاؤں گا تارا ہندوستاں کا +
سُنی جب اڈیٹر نے یہ باتیں پیاری -
تو بچّوں کی خاطر وہ کیں نظم ساری +
بڑے بوڑھوں کو کب پسند آئیں گی یہ -
مگر ننھے بچّوں کو بھا جائیں گی یہ +
سُنیں گے جو بچّے تو بے حد ہنسیں گے -
بہت شوق سے اس کو ہر دم پڑھیں گے +

عید کی خوشی

سوئے نہیں ہیں بچّے شب عید کی خوشی میں -
خوشیاں منانے ہی میں یہ رات سب کٹی ہے +
ہوتے ہی صبح صادق چڑیوں نے نغمہ گایا -
اُٹھ بیٹھو سونے والو - لو عید آ گئی ہے +
عالم میں شادمانی پھیلی ہوئی ہے ہر سُو -

Taj Tahir Foundation

غُنچے کِھلے چمن میں بُلبُل چہک رہی ہے +
اللہ نے سال بھر میں ہے پھر یہ دن دکھایا -
چھوٹے بڑے ہر اِک کو کیا ہو رہی خوشی ہے!
کہتے ہیں جو مُبارک سُنتے ہیں وہ سلامت -
ہر سمت سے ہنسی کی آواز آ رہی ہے +
بچّوں کو دیکھ فرحاں ماں باپ بھی ہیں شاداں -
گھر گھر میں آج دیکھو کیا دھوم سی مچی ہے +
بچّے سجے ہیں ایسے دُولھا دُلھن ہوں جیسے -
عیدی سلامی اُن کو ماں باپ سے ملی ہے +
عیدیں خوشی کی لاکھوں تم سب کو ہوں مُبارک -
دیتی دُعا اڈیٹر ہر دم تمہیں یہی ہے +

Taj Tahir Foundation

چراغِ راہ

ایک شب برسات کے موسم میں چھائی تھی گھٹا۔
گھر رہا تھا آسماں پر ہر طرف ابرِ سیا +
مینہ ترقی پر تھا۔ بارش ہو رہی تھی زور سے۔
دل ہلے جاتے تھے بادل کی گرج سے گھور سے +
موسلا دھار اس قدر برسا۔ کہ جل تھل بھر گئے۔
نوح کا طوفاں سمجھ کر لوگ سارے ڈر گئے +
جمع پانی اک محلے میں مگر اتنا ہوا۔
جس سے چلنا پھرنا۔ آنا جانا۔ ناممکن ہوا +
اس پہ وہ کالی گھٹا۔ اور گھُپ اندھیرا چار سو
موت کا نقشہ نظر آتا تھا گویا چار سُو +
تھا یہ ڈر رہگیر ایسے میں جو کوئی آئے گا۔
بالیقیں پانی کے اندر ڈوب کر مر جائے گا +
آخر اک لڑکی نے جس کو درد تھا مخلوق کا۔

Taj Tahir Foundation

رکھ دیا فی الفور رستے پر جلا کر اِک دیا +

تاکہ اس کی روشنی کو دور ہی سے دیکھ کر ۔

ڈوبنے سے بچ رہیں جو لوگ آتے ہیں اِدھر +

پاس اس لڑکی کے لیکن تیل کافی تھا نہیں ۔

رات بھر جلنے کا جس کے ہو نہ سکتا تھا یقیں +

چھا گیا لڑکی کے جی پر خوف جب سوچی یہ بات ۔

تیل تھوڑا ہے۔ بسر ہوگی نہ اس میں ساری رات +

تھوڑا تھوڑا تیل اب ہر گھر سے لینا چاہیئے ۔

صبح تک کے واسطے کافی سہارا چاہیئے +

قابلِ تعریف تھا بے شبہ لڑکی کا یہ کام ۔

اس لئے دینے لگے اس کو دعائیں خاص و عام +

دیکھ کر یہ حال اک مردِ خدا کا دل جلا ۔

کھائے بے حد پیچ و تاب اور اپنے دل میں یہ کہا +

ہونے والا ہے جو اس لڑکی کو حاصل افتخار ۔

چھین لوں میں ہی نہ کیوں اس سے وہ سب اعزّ و وقار +

اور کہلانے لگوں ۔ یوں مُفت میں ہمدردِ قوم
فخر ہو مجھ کو کہ گویا میں بھی ہوں اک فردِ قوم
اب حصولِ مدعا کی اُس نے یہ تدبیر کی ۔
سارے لوگوں کو مخاطب کر کے یوں تقریر کی
لڑکیوں سے ہو نہیں سکتا کبھی یہ انتظام ۔
تیل سب لا کر ہمیں دیں ہم کریں گے اب یہ کام
بات جھگڑے کی تھی آخر کو نتیجہ یہ ہوا ۔
تیل ان میں سے کسی کو بھی نہ پورا مل سکا
ایک لڑکی کا دِیا تھا ۔ دُوسرا اُس مرد کا ۔
تیل ناکافی تھا دونوں کا ۔ وہ دِیئے کام کیا
خوف کے مارے بُری حالت تھی ہر انسان کی ۔
سب کے سب بس مانگتے تھے خیر اپنی جان کی
بڑھتا جاتا تھا برابر دم بدم پانی کا زور ۔
اور بادل کی کڑک کا بھی وہی قائم تھا شور
اتنے میں دیکھا ۔ کہ لڑکی کا دِیا تو بُجھ گیا ۔

Taj Tahir Foundation

اور چراغ اُس مرد کا اس راہ پر جلتا رہا +
دیکھ کر یہ حال وہ بندہ خدا کا خوش ہوا۔
اس نے سمجھا تیل اس لڑکی کا جو تھا جل چکا +
صبح تک اس مرد کا بھی تیل جل سکتا نہ تھا۔
نین بھی بجنے نہ پائے بجھ گیا اس کا دیا +
ڈُوبنا لوگوں کا بس اب تو یقینی بات تھی۔
زور کی برسات تھی اور وہ اندھیری رات تھی +
لیکن اس لڑکی نے پھر روشن کیا اپنا چراغ۔
صبح تک یوں راہ پر جلتا رہا اس کا چراغ +
واہ وا اے نیک لڑکی مرحبا صد مرحبا۔
مرنے والوں کو لیا ہے موت سے تو نے بچا +
باعثِ رحمت ہوئی تو کُل محلّے کے لئے۔
ذات تیری فخر کا موجب ہے کُنبے کے لئے +
یہ وہ نیکی ہے۔ کہ جس سے نور ہے گی نیک نام
یاد رکھیں گے بھلائی سے تجھے سب خاص و عام +

TajTahir Foundation

کام لیکن وہ کیا تمہا۔ مرد ہو کر مرد نے۔
جو کسی صورت نہ شایاں تھا نہ زیبا تھا اُسے +
اس کو لازم تھا۔ کہ ہونے دیتا وہ عورت کا نام۔
اس کی شہرت کے مٹانے کا نہ کرتا انتظام +
اے خدا بے جا حسد سے تو بچا ہم کو سدا۔
اور بھلائی کی ہمیں توفیق یارب کر عطا +

ننھے مُنّے ہاتھ

اِدھر آ چوم لُوں میں تیرے ننھے مُنّے ہاتھوں کو۔
کیا ہے کام جن ہاتھوں سے امّاں ان پہ صدقے ہو +
بہت سے کام کرتے ہیں یہ تیرے ہاتھ اے پیاری۔
کہ تو دیتی ہے اُن سے ماں کا ہر دم ساتھ اے پیاری +
سِلائی کرتی ہے ان ہاتھوں سے کھانا پکاتی ہے۔
ہر اک دھندے میں گھر کے ہاتھ امّاں کا بٹاتی ہے +

Taj Tahir Foundation

خوشی سے ہاتھ بھر کا دل نہ ہو کس طرح سے ماں کا؟
محبّت سے جو بیٹی ہاتھ میں یوں دل رکھے ماں کا +
ابھی ان ہاتھوں کو بیٹی بہت سا کام کرنا ہے۔
انہیں ہاتھوں سے تیرے ایک کُنبہ سارا پلنا ہے +
بہت سے لوگ ان ہاتھوں کا پکّا کھائیں گے پیاری۔
بہت سے لوگ ان ہاتھوں سے راحت پائیں گے پیاری +
سلیں گے قابل تعریف کپڑے تیرے ہاتھوں سے۔
یہ کاڑھیں گے نہایت خوب صورت بیل گُل بوٹے +
چلائے گی تو اِن ہاتھوں سے گاڑی خانہ داری کی۔
کریں گی بیبیاں تعریف تیری دست کاری کی +
تیرے ہاتھوں کو بیٹی ہمّت و طاقت خدا بخشے۔
ہزاروں کام نکلیں ان سے محتاجوں غریبوں کے +
تیرے ہاتھوں سے دُنیا میں نہ پیاری کوئی دُکھ پائے۔
تیرے اس دستِ شفقت سے ہر اک انسان سکھ پائے +
اِدھر آ تیرے ان ہاتھوں کو آنکھوں سے لگاؤں میں۔

Taj Tahir Foundation

اِدھر آ پیاری ان میں سونے کے کنگن پنہاؤں میں +

کانچ کا گلاس اور مٹّی کا پیالہ

ایک دن کا ذکر ہے یہ۔ ایک دسترخوان پر -
لا رکھا مٹّی کا پیالہ بھی کسی نے آن کر +
اس جگہ پر تھا گلاس اِک کانچ کا رکھا ہوا -
پاس مٹّی کے پیالے کو جو دیکھا جل گیا +
غصّے سے بولا۔ کہ ہٹ جا پاس سے میرے ابھی -
ایسی گستاخی تجھے او بے ادب واجب نہ تھی +
میں ہوں اک عالی نسب اور دیکھ کیا ہوں شان دار -
پاس میرے آن بیٹھا کس لئے تو نابکار ؟
بول میرے سامنے تیری بھلا ہے کیا بساط -
پاس میرے بیٹھنے میں چاہئے تھی احتیاط +
خاک تیری ذات ہے۔ پہچان اپنی اصل کو -

شرم بھی آتی نہیں۔ کم ظرف اور بے عقل کو +
مٹّی کا تو ٹھیکرا۔ بلُّور کا ٹکڑا ہوں میں۔
خوب اس پر غور کر لے۔ کیا ہے تو اور کیا ہوں میں +
تیری اور میری نہیں نبھنے کی۔ اک دم کو یہاں۔
ہٹ پرے۔ چل دُور ہو بس۔ تو کہاں اور میں کہاں +
تو گداؤں کا ہے کاسہ۔ جا کسی مفلس کے پاس۔
کھینچ لائی ہے تجھے یاں کون سی بیہودہ آس +
یہ زمانہ ہے نئی تہذیب اور تعلیم کا۔
مُنہ لگانا کون تجھ کو آج کل ہے چاہتا +
پاس تیرے بیٹھنے میں مجھ کو شرم و عار ہے۔
دُور ہو جا تیری صحبت یاں کسے درکار ہے +
ٹھیکرا ہے ایک دمڑی کی حقیقت ہے تری۔
پھر بتا کس برتے پر کرتا ہے میری ہمسری +
جانتا ہے آپ کو ہوں میں بھی کچھ چیزوں میں چیز۔
مُنہ لگاتا ہے تجھے کون آج کل او بے تمیز +

Taj Tahir Foundation

کون لے گا نام تیرا میہمانوں میں بھلا۔
سامنے بھی ہو اگر۔ دیں گے تجھے فوراً چھپا+
ہاں مگر معلوم ہوگی میہمانوں کو جو پیاس۔
میزباں دیں گے اُنہیں بھر بھر کے شربت کے گلاس+
دیکھ میری شکل کو اور سوچ میری ذات کو۔
کتنی قیمت ہے میری۔ تو کر خیال اس بات کو+

مہربانی سے لڑھک کر جایئے اس جا سے دُور۔
ٹھنڈے ٹھنڈے اب سدھارو اس جگہ سے اے حضورؔ+

سُن کے ان باتوں کو مٹّی کا پیالہ سُرخ ہو۔
اس طرح بولا۔ کہ بس بس اب زباں کو تھام لو+
میں نے یہ مانا۔ کہ میں مٹّی ہوں اور ہے کانچ تُو۔
لیکن اپنے زور اور طاقت کو میری جانچ تُو+
تجھ میں ہمّت کیا ہے؟ اک بودا ہے ٹکڑا کانچ کا۔
ہے اگر کچھ تجھ میں طاقت۔ آ تو لڑ مجھ سے ذرا+
ایک ٹکر میں ترے ٹکڑے نہ کردوں تو کہے۔

تب میں جانوں میری ٹھوکر سے بھی تُو ثابت رہے +
خاک سے بننے میں مجھ کو کب بھلا انکار ہے۔
وہ تو اِک شیطان ہے۔ مٹّی سے جس کو عار ہے +
خاک سے نفرت تجھے۔ اور فخر ہے اس پر مجھے۔
میں بنا اُس چیز سے۔ انسان ہیں جس سے بنے +
ڈھال کر انسان نے تجھ کو بنایا ہے گلاس۔
مٹّی کے پُتلے سے ہے تیرا وجود اے ناسپاس +
اصلیت تیری بھی مٹّی سے ہے اے شیخی بھرے۔
پھر بتا کس طرح ہے انکار مٹّی سے تجھے +
خاک سے خوراک پیدا ہوتی ہے ہر ایک کی۔
خاک سے انسان اور حیوان کی ہے زندگی +
یہ اناج اور سبزیاں مجھ کو بتا دیتا ہے کون؟
صاف اور شفّاف چشمے یہ بہا دیتا ہے کون؟
ایک ڈھیلا ہے اگر قیمت میری۔ تو کیا ہوا۔
ذات سے میری کسی کو دُکھ نہیں لیکن ذرا +

Taj Tahir Foundation

کام اپنے دام سے بھی بڑھ کے دیتا ہوں سدا۔
حقِ خدمت اپنے مالک کا میں کرتا ہوں ادا +
دام تیرے ہیں سوا۔ سب لے نہیں سکتے تجھے۔
مال تیرے واسطے کیونکر کوئی خرچا کرے ؟
ٹوٹ جائے گر۔ تو ہے نقصان داموں کا جُدا۔
اور ہے تکلیف تجھ میں ایک اس سے بھی سوا +
ہاتھ پاؤں میں ترا ٹکڑا کہیں چبھ جائے گر۔
درد اور تکلیف سے بے چین رکھے رات بھر +
سوندھی سوندھی مجھ میں سے آتی ہے خوشبو کیا بھلی۔
مجھ میں گر پانی پئیں تو روح ہو تازہ بڑی +
ہوں غریبوں کے جو ساتھ اس میں ہے کیا بسکی میری۔
کرتا ہوں خدمت سدا شاہ و گدا کی ایک سی +
کام جو آئے غریبوں کے وہی بس خوب ہے۔
حق تعالےٰ کو غریبوں کی خوشی مطلوب ہے +
میں نہیں تیری طرح۔ جو اِک طرف کا ہو رہوں۔

Iaj Tahir Foundation

حال تیری تنگ ظرفی کا کہاں تک میں کہوں؟
دیکھ لیں۔ بس دیکھ لیں۔ تیری بھی ہیں نے خوبیاں۔
جا لپٹ جا روئی میں اور مت بگھار اب شیخیاں +
ٹھیس گر تجھ کو لگی۔ تو سر ترا جائے گا ٹوٹ۔
روئے گا قسمت کو اپنی۔ یاد رکھ پھر پھوٹ پھوٹ +

مُبارک باد

مُبارک ہو نیا یہ سال بہنوں کو مُبارک ہو۔
تمہارے بال بچّوں اور یگانوں کو مُبارک ہو +
تمہیں اس سالِ نو کی ہر گھڑی ساعت مبارک ہو۔
خدا کا فضل ہو اور عافیت۔ صحّت مُبارک ہو +
بُری ساعت نہ اک دم کو کبھی لائے خدا تم پر۔
خدا کی رحمت و برکت کا سایہ ہو سدا تم پر +
تمہارے تاج کو اور راج کو خالق بنا رکھے۔

Taj Tahir Foundation

تمہاری گودیوں کو وہ ہرا رکھّے بھرا رکھّے +
خوشی اور شادمانی سے کنوٗل دل کا کھِلا رکھّے -
تمہیں زندہ سلامت اور خوش و خُرّم خدا رکھّے +
کسی غم سے نہ اے بہنو تمہارا دل پریشاں ہو -
خدا ہو حافظ و ناصر تمہارا - اور نگہباں ہو +
تجھے بھی یہ دُعا دیتی ہوں اے تہذیب نسواں میں
ترقی تو رہے کرتا سدا تہذیب نِسواں میں +
تری کوشش سے پھیلے علم اور تہذیب نسواں میں -
ترا ہو نام روشن ہر جگہ تہذیب نِسواں میں +
تری سب سرپرستوں کا رہے سر پر ترے سایا -
رہے یہ ابرِ رحمت سر پہ مستورات کے چھایا +
ہمیشہ تجھ سے بہنوں کو ملے ترغیب نیکی کی -
کہ بندہ نیک اللہ کا وہی ہے جس نے نیکی کی +
بڑائی یوں تو سُنتے آئے ہیں ہر ایک نیکی کی -
پہ جس نے قوم کی خدمت کی اُس نے خوب نیکی کی +

Taj Tahir Foundation

نصیحت ہے اڈیٹر کی تو خادم قوم کا رہنا۔
وہ تجھ سے گرچہ مُنہ موڑے پہ تو اُس پر فدا رہنا+

شمع اور پروانہ

شمع سوزاں ایک محفل میں تھی ایسی جل رہی۔
ہر طرف پھیلی تھی جس کی جگمگاتی روشنی +
دیکھتا تھا اک پتنگا شوق سے اس کی بہار۔
دل ہی دل میں کر رہا تھا جان وہ اس پر نثار+
لَو لگا رکھی تھی اس نے اپنے دل میں شمع سے۔
کہہ رہا تھا صدقے اور قربان جاؤں میں تیرے +
حق نے بخشی ہے تجھے کیا روشنی اور آب تاب۔
ہیچ ہیں بس تیرے آگے آفتاب و ماہتاب +
اتنے میں اک مکھی آئی۔ بھنبھناتی اس کے پاس۔
اور یوں کہنے لگی۔ تُو ٹھیک کر اپنے حواس +

Taj Tahir Foundation

اے پتنگے کس پہ شیدا۔ کس پہ دیوانہ ہے تو؟
شمعِ سوزاں ہے یہ غافل جس کا پروانہ ہے تو+
یہ جلا دے گی تجھے گر پاس اس کے جائے گا۔
جل کے مر جائے گا ناداں دیکھ تو پچھتائے گا+
سُن کے پروانہ یہ بولا۔ ہے غلط تیرا کہا۔
ہے یہ ناممکن کہ مجھ کو پھونک دے یہ خوش نما+
بولی مکھی خوشنما بے شک ہے اس میں شک نہیں۔
پھونک دیتی ہے مگر ہر ایک کو یہ کر یقیں+
میں بھی نادانی سے اس کے پاس خوش ہو کر گئی۔
جل ہی جاتی سوز سے۔ باقی تھی لیکن زندگی+
طعن سے اس کو دیا پروانے نے پھر یہ جواب۔
آپ جو کچھ کہہ رہی ہیں۔ ہے غلط یہ اے جناب+
ایسی اچھی روشنی نقصان دے سکتی نہیں۔
مجھ کو آئے گا نہیں بن امتحاں ہرگز یقیں+
مکھی بولی دیکھ غافل اچھی صورت پہ نہ جا۔

Taj Tahir Foundation

ظاہری صورت میں اکثر پائی جاتی ہے دغا +
پر یقیں آیا نہ پروانے کو اس کی بات کا۔
شمع کی جانب اُسے شوق اُس کا آخر لے گیا +
جوں ہی پہنچا پاس اُس کے جل گئے سب اس کے پر۔
مردہ سا نیچے گرا وہ سوختہ تن آن کر +
شمع کے شیدا نے دے دی جاں تڑپ کر خاک پر۔
شمع بھی رویا کی نادانی پر اس کی رات بھر +
مان لو تم ناصح مشفق کا کہنا مان لو۔
اپنی ہٹ دھرمی سے تم نقصان اپنا مت کرو +

شان دار سُورج

اے شان دار سُورج جلوہ عجب ہے تیرا۔
نکلے نہ ایک دن گر دُنیا میں ہو اندھیرا +
گو تجھ میں جاں نہیں ہے۔ انسان تو نہیں ہے

پر حکم حق سے سُورج انجان تو نہیں ہے +
جو کام تجھ کو حق نے کرنے بتا دیئے ہیں -
شاباش تجھ کو سُورج تو نے وہ سب کئے ہیں +
سب کام دھندے اپنے تُو وقت پر ہے کرتا -
ہے وقت پر نکلتا اور وقت پر ہے چھپتا +
کرتا ہے دَورہ اپنا تو سارے آسماں پر -
پہنچاتا روشنی ہے تو اپنی کُل جہاں پر +
ہوتے ہی صبح صادق جلوہ ہے تو دکھاتا -
دُنیا چمک ہے اُٹھتی جب ہے نقاب اُٹھاتا +
لیتا نہیں ہے دم تو اک لحظہ بھی ٹھہر کر -
رہتی ہے دَوڑ تیری ہر وقت آسماں پر +
میں دیکھ دیکھ تجھ کو ہوں شرمسار ہوتا -
اے کاش میں بھی تجھ سا ہی تابعدار ہوتا +
بھیجا تھا اس جہاں میں جس کام کو خدا نے -
افسوس حکم اس کے میں نے تو کچھ نہ مانے +

Taj Tahir Foundation

میں جان دار ہو کر بے جان سے ہوں بدتر۔
اپنے تئیں بھلا میں انساں کہوں گا کیونکر۔
سوچے جو کام تیرے غیرت سی آگئی ہے۔
شرمندگی سے مجھ پر ہیبت سی چھا گئی ہے۔
مُفت اپنی عمر میں نے افسوس یوں گنوائی۔
پر شکر ہے خدا کا کچھ اب تو عقل آئی۔
تیری ہی ریس سُورج! میں بھی کروں گا اب تو۔
چل کر میں راہ سیدھی اب خوش کروں گا سب کو۔
ہر علم میں اے سُورج ہو جاؤں میں جو یکتا۔
ہم نام تیرا ہو کر ہو جاؤں شمسِ عُلما۔
کوشش کروں گا میں بھی مطلب ہو جس سے حاصل۔
ثابت قدم رہیں گر۔ مشکل نہیں ہے منزل۔
تیری چمک سے روشن دُنیا ہے گرچہ ساری۔
میری چمک سے روشن ہو قوم سب ہماری۔
اے پیارے پیارے بچّو ایسا ہی گر کرو تم۔

ہر اچھّی شے سے پیارو اچھّا سبق ہی لو تم +
پھر ہے یقین ہم کو اے پیارے نو نہالو۔
دُنیا کو اپنے دم سے گُلشن سا تم بنالو +
ماں باپ کے کلیجے ہو جائیں ہاتھ بھر کے۔
اور مُردہ قوم کا بھی پیارو نصیب جاگے +
حق سے دُعا اڈیٹر کرتی یہی ہے بچّو۔
شہرت کے آسماں پر تم چاند ہو کے چمکو +

سویرے اُٹھنا

اُٹھو اپنے بستر سے اے چھوٹی لڑکی۔
بہاریں ذرا دیکھ لو تم فجر کی +
ہوئے تارے رخصت ہیں سب ٹمٹما کر۔
لپیٹا ہے اب رات نے اپنا بستر +
چلی آ رہی صبح کی ہے سواری۔

Taj Tahir Foundation

لو دیکھو گئیں پھیل کرنیں بھی ساری +
ہیں خوشبو سے پھولوں کے سب باغ مہکے -
کنوّل جن کی خوشبو سے کِھلتے ہیں دل کے +
خوشی میں پرندے ہیں سب گیت گاتے -
ہیں جھونکے ہواؤں کے کیا ٹھنڈے آتے +
نہیں گیت ہیں لوریاں سب یہ گاتے -
ہَوا کے ہیں جھونکے تھپک کر سُلاتے +
سُلاتے نہیں یہ جگاتے ہیں تُم کو -
یہ تعریف حق کی سُناتے ہیں تُم کو +
اگر اُٹھ کے کیڑوں مکوڑوں کو دیکھو -
تو پاؤ گی تم کام کرتے ہی سب کو +
کوئی اپنے بستر پہ لیٹا نہ ہوگا -
کوئی سُست بے کار بیٹھا نہ ہوگا +
نہ سمجھو کہ ناچیز یہ جانور ہیں -
یہ اے ننھی لڑکی بڑے باخبر ہیں +

Taj Tahir Foundation

نہیں ایک دم کو یہ بے کار ہوتے۔
نہیں زندگی اپنی بے کار کھوتے+
سبق کوئی سیکھو اگر ان سے تم بھی۔
تو ہو جاؤ گی محنتن تم بھی ان سی+
اُٹھو نیک ارادوں کو تم ساتھ لے کر۔
رہو کام دھندے میں مشغول دن بھر+

رُخصت

ایک چھوٹی لڑکی کی اپنی گڑیا سے

میری گڑیا۔ میں کیا کرتی تھی کتنا تجھ کو پیار۔
اور کیا کرتی تھی پیاری کس قدر تیرا سنگار+
سب سے اچھی چیز بس تو ہی تھی میرے کھیل میں۔
کھانا پینا تک بھلا دیتی تھی تیرے کھیل میں+
جھمجھماتے کپڑے جب میرے بنائیں اماں جان۔

Taj Tahir Foundation

اور بچ رہتی تھیں اُن میں سے کبھی کچھ دھجیاں +
مُنتخب کر کر کے لیتی تھی اُنہیں امّاں سے میں ۔
اور بنایا کرتی تھی کپڑے ترے ارماں سے میں +
گھڑیوں بیٹھی میں سِیا کرتی تھی پوشاکیں تری ۔
تیرے دھندے میں مجھے اپنی خبر رہتی نہ تھی +
ننھے دوپٹے تیرے آنچل پلّو کے اور جالی دار ۔
جن میں گوٹا ٹک رہا تھا اور ستارے بے شمار +
کارچوبی تھے سیئے میں نے ترے کُرتے کئی ۔
اور بڑے چاؤ سے ٹانکی اُن پہ پیک بانکڑی
گلبدن کمخواب کے تھے تیرے پاجامے تمام ۔
پائنچوں پر جن کے زردوزی کیا تھا میں نے کام +
گھر ترا میں نے سجایا خوب ہر اک چیز سے ۔
آئینہ اور چلمنیں پردے زری کے تھے ٹنگے +
ننھے ننھے بکس تھے اور چھوٹی چھوٹی کرسیاں ۔
تھا چھپر کھٹ جھلملاتا ۔ اور بچھی چرپائیاں +

Taj Tahir Foundation

اِک طرف دیوار میں الماریاں بھی تھیں لگی ۔
چھوٹی چھوٹی سی کتابیں جن میں تھیں چنی +
فرش غالیچہ کا ننھا دالان میں بچھا ہوا ۔
گاؤ تکیہ بھی ننھا اُس پر اِک قرینے سے لگا +
تیری خاطر سے کئے میں نے سبھی سامان تھے ۔
تیرے ہر دم جو چلے تھے تیرے ہر دم مان تھے +
ہائے وہ دن کیا ہوئے وہ شوق سب جاتے رہے ۔
تیرے ساتھ اے عمر بالی! آہ وہ بھی چل بسے ۔
تیرا چہرہ دیکھنے تک کی بھی اب فرصت نہیں ۔
تو پڑی ہے اب کہیں اور تیری چیزیں ہیں کہیں +
آنکھ اُٹھا کر کوئی بھی تجھ کو نہیں اب دیکھتا ۔
تو پڑی رہتی ہے الماری کے گوشے میں جدا +
علم نے تیری جگہ اور تیری چاہت چھین لی ۔
ان کتابوں ہی نے پیاری تیری اُلفت چھین لی +
ریشمی پوشاک تیری جس پہ تھا گوٹے کا کام ۔

Taj Tahir Foundation

خاک مٹی میں پڑی رہ کر ہوئی میلی تمام +
پھٹ گئے کپڑے۔ تری چیزیں گئیں سب ٹوٹ پھوٹ۔
کیا حفاظت ہو۔ گیا پہلا ترا وہ شوق چھوٹ +
کاش پاتی پھر کبھی موقع میں تیرے کھیل کا۔
پر زمانہ چل بسا افسوس میرے کھیل کا +
اب تو میں ہوں اور ہے بس لکھنا پڑھنا رات دن۔
یا ہیں دھندے گھر کے یا سینا پرونا رات دن +
راج ہے اب امتحاں کا سُن لے اسے پیاری مری۔
کس طرح سے کر سکوں پھر میں خبر گیری تری +
اب مری گڑیا! نہ کڑھیو تو مگر جی میں ذری۔
تھوڑے دن میں پھر وہی ہو جائے گی عزت تری +
جب بڑی ہو گی مری چھوٹی بوا نام خدا۔
وہ نہیں کرنے کی اپنے دم سے پھر تجھ کو جدا +
کھیل کر خوش ہو گی تجھ سے اور تجھے منگوائے گی۔
اچھی اچھی چیزیں تیرے واسطے منگوائے گی +

Taj Tahir Foundation

بھولی لڑکی کی یہ باتیں جب اڈیٹر نے سُنیں۔
بچّیوں کے واسطے خوش ہو کے ساری نظم کہیں+

یہ زیور اچھّے ہیں

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امّاں جان سے۔
آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے+
کون سے زیور ہیں اچھّے یہ جتا دیجئے مجھے۔
اور جو بے زیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے+
تاکہ اچھّے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز
اور مجھ پہ آپ کی برکت سے کھُل جائے یہ راز+
مہربانی سے کہا ماں نے کہ اے بیٹی مری۔
گوشِ دل سے بات سُن لو زیوروں کی تم ذری+
سب سے جو زیور کہ اچھّے ہیں بتا دوں گی وہی۔
جو بُرے زیور ہیں اُن کی بھی جتا دوں گی بدی+

Taj Tahir Foundation

سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا -
پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا +
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے -
چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے +
تم کو لازم ہے کہ ہوں مرغوب ایسے زیورات -
دین و دُنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہات +
سر پہ جھومر عقل کی رکھنا تم اے بیٹی مُدام -
چلتے ہیں جس سے کہ اس دُنیا میں سب انساں کے کام -
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوشِ ہوش کی -
اور نصیحت لاکھ تیرے جھُمکوں میں ہووے بھری +
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں -
گر کرے اُن پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں +
کان کے پتّے دبا کرتے ہیں کانوں کو عذاب -
کان میں رکھو نصیحت دیں جو اَوراقِ کتاب +
کام کیا آئیں گے گر تیرے گلے میں نقش ہوں -

Taj Tahir Foundation

خوبیاں علم و ہنر کی دل پہ تیرے نقش ہوں +
اَور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں -
نیکیاں پیاری سدا تیرے گلے کا ہار ہوں +
قوّتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو -
کامیابی سے سدا تو خُرّم و خورسند ہو +
ہیں جو کچھ بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں -
ہمتیں بازو کی اے بیٹی تمھیں درکار ہیں +
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے -
دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے +
دستکاری ہے وہ زیور جو نہ کھویا جائے گا -
وقتِ مشکل بھی مری جاں کام یہ آجائے گا +
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال کو
پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو +
پاؤں کا زیور ہے بس اچھّا یہ اے لختِ جگر -
تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر +

Taj Tahir Foundation

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں۔
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں +
اپنی امّاں کی یہ باتیں سُن کے لڑکی خوش ہوئی۔
پاس اڈیٹر کے یہ اس نے نظم لکھ کر بھیج دی +

لڑکی کی رُخصت

ماں بِدا کے وقت بیٹی سے یہ بولی اے عزیز۔
تجھ سے بڑھ کر مجھ کو ہرگز تھی نہ پیاری کوئی چیز +
آنکھ کی پُتلی سے بھی رکھا سوا میں نے تجھے۔
نُور اپنی آنکھ کا سمجھا سدا میں نے تجھے +
نو مہینے تک تجھے میں پیٹ میں لے کر پھری۔
سیکڑوں دُکھڑے سہے تب جا کے تُو پیدا ہوئی +
دن کو میں نے دن نہ سمجھا رات کو سمجھا نہ رات۔
آپ تکلیفیں سہیں پر تم کو رکھا ہاتھوں ہات +

Taj Tahir Foundation

ہاتھوں چھاؤں تم کو رکھا پالا پوسا مان سے ۔
سچ تو یہ ہے تم کو رکھا بڑھ کے اپنی جان سے +
سو اگر جاتی تھیں بھوکی تم کبھی اے میری جاں ۔
رات بھر تھیں منہ کو آتی رہتی ماں کی انتڑیاں +
بیسیوں دکھڑے سہے اور لاکھوں تکلیفیں سہیں ۔
اللہ آمیں کر کے تب پروان تم پیاری چڑھیں +
جب ہوئیں سَو مشکلوں سے تم جواں نامِ خدا ۔
فکر بیٹا پھر تمہارے بیاہنے کا سر چڑھا +
جا بجا سے رقعہ و پیغام پھر آنے لگے ۔
پھر تو ماں صدقے مرے اَوسان پھر جانے لگے +
بات جس دن سے ہوئی پختہ تمہارے بیاہ کی ۔
پھر نہ پوچھو کس قدر حالت مری ابتر ہوئی +
جب ترے چھُٹنے کا آجاتا تھا پیاری مجھ کو دھیان ۔
دل ملا جاتا تھا اور مُٹھی میں آجاتی تھی جاں +
لو وہی دن آج ہے درپیش ماں قربان ہو ۔

Taj Tahir Foundation

آج تم پیاری کوئی دم کی مری مہمان ہو +
نو مہینے پیٹ میں رکھا پہ اب معذور ہوں -
ایک دن پاس اپنے رکھ سکتی نہیں مجبور ہوں +
کون سے منہ سے کہوں میں تم کو رکھ سکتی نہیں -
آج میں بے بس ہوں کچھ اے جاں مری چلتی نہیں +
کل تلک مالک تھی میں تم پر تھا سب دعویٰ مرا -
آج پر دو بول نے بیگانہ تم کو کر دیا +
بس مرا چلتا اگر تو اے مری لختِ جگر -
پہلے ہی کیوں جانے دیتی ہیں تجھے بیگانے گھر +
عمر بھر پہلو سے اپنے میں لگا رکھتی تمہیں -
بیٹھنے کی چیز ہوتیں تو بٹھا رکھتی تمہیں +
پر کروں کیا رسم یہ ہوتی سدا سے آئی ہے -
بادشاہوں نے بھی بیٹی گھر نہیں بٹھلائی ہے +
تم امانت اور کی تھیں ہم امانت دار تھے -
تم بیگانا مال تھیں ہم خالی خدمت گار تھے +

Taj Tahir Foundation.

تم بدا ہوتی نہیں ہو جان جاتی ہے مری۔
سخت میرے دل کو اے جاں ہو رہی ہے بیکلی +
آج تھمتا ہی نہیں ہے آنکھ کا آنسو مرا۔
تھامتی ہوں دل کو پر قابو نہیں دل پر مرا +
تجھ بغیر آئے گا میرے دل کو اب کس طرح چین۔
آنکھ سے اوجھل نہیں تجھ کو کیا اے نورِ عین +
تو کلیجے کی ہے بوٹی نُور آنکھوں کا مری۔
سارے گھر بھر میں ہے رونق اے مری لاڈو تری +
جب چلی جائے گی گھر سے تُو مرے اے گھر بسی۔
رات دن دل کو رہے گی اک لگن تیری لگی +
تیرے جانے سے نظر آئے گا گھر مجھ کو اُجاڑ۔
ہے تری سُسرال یاں سے آہ گھن اوجھل پہاڑ +
ہے یہ غم دُوری سے بھی بڑھ کر دُکھاتا دل مرا۔
کون اپنے ہاتھ میں رکھّے گا پیاری دل ترا +
ہے بہت نازوں سے پالا میں نے تجھ کو نازنیں۔

Taj Tahir Foundation

خوف ہے اب تجھ کو دکھ پہنچے نہ اے پیاری کہیں +
فکر ہے مجھ کو یہی اے نازِ پروردہ مری -
کون اُٹھائے گا مری جاں نازبرداری تری +
غم مرا بے جا نہیں - ہے حق بجا رونا مرا -
ساتھ ماں بیٹی کا ہے واری سدا کو چھُوٹتا +
کیوں نہ ہو اندھیر دُنیا ؟ کس طرح صدمہ نہ ہو -
آج رخصت ہے میری نورِ نظر کی بیبیو !
چاک ہو سکتا جو سینہ تو دکھا دیتی تمہیں -
جو مرے دل پر گزرتی ہے بتا دیتی تمہیں +
خیر یہ جو کچھ ہو اُس کی تو مجھے پروا نہیں -
غم تو یہ ہے تجربہ کچھ تم کو دُنیا کا نہیں +
جتنے دن رہنا تھا پیاری تم مرے گھر رہ چکیں -
آج سے پرائے مری جاں تم بگانی ہو گئیں +
بندھ گئی ہو آج اس بندھن میں تم اے میری جاں -
جس میں بندھتی ہیں زمانے بھر کی پیاری بیٹیاں +

Taj Tahir Foundation

آج تیرے فرض سے بیٹی ہوتے ہم تو ادا۔
پر جوّ اگر دن پہ تیری آج سے رکھّا گیا+
جُت گئیں دُنیا کی تُم گاڑی میں بیٹیا آج سے۔
ہے دُعا تُو کامیابی سے چلا اس کو سکے+
یہ نصیحت یاد رکھنی چاہیئے دل سے تمہیں۔
اپنے بیگانے کا دل رکھنا تم اپنے ہاتھ میں+
ہو بحق فاطمہؑ مقبول میری یہ دُعا۔
سر پہ سایا تیرے شوہر کا رہے قایم سدا+
چتر شوہر کا سدا پھرتا رہے سر پہ ترے۔
ہے دُعا دُودوں نہائیے اور تُو پُوتوں پھلے+
فضل حق اور پنجتن کا سایہ ہو تجھ پر سدا۔
دین و دُنیا میں ہو اے بیٹی ترا حامی خدا+
لو خدا حافظ سدھارو خیر سے اب اپنے گھر۔
پیٹھ دکھلا کر ہو جاتی مُنہ دکھاؤ آن کر+

Taj Tahir Foundation

ایک یتیم لڑکی کی عید

عید کے دن جب خوشی تھی چار سُو پھیلی ہوئی
اپنے کوٹھے پر ہوئی اک چھوٹی لڑکی جا کھڑی
اس نے دیکھا اپنی ہمسائی کے گھر کا ماجرا۔
بچّے سے بوڑھا تلک اس گھر کا تھا سب سج رہا
تھیں کسی جا پر سوّیاں اور کہیں کھانے چُنے۔
کھا رہے تھے جن کو بیٹھے شوق سے چھوٹے بڑے
باپ کو تھے لپٹے جاتے ننھے بچّے شوق سے۔
اور خوشی سے باپ بھی اُن کو لگاتا تھا گلے
تھے جھگڑتے بعض بچّے اپنے باپ سے۔
اتنی کم عیدی نہ لیں گے ابّا جاں ہم آپ سے
چھن چھناتی جگمگاتی پھرتی تھیں سب لڑکیاں۔
دیکھ کر جن کو کہ تھے خوش ہو رہے بس باپ ماں
دیکھ کر باتیں یہ لڑکی کوٹھے سے آئی اُتر۔

Taj Tahir Foundation

اور پہنچی اس جگہ ۔ سیتی تھی ماں بیٹھی جدھر ۔
یوں لگی کہنے کہ امّاں دیکھتی ہو یا نہیں ؟
عید کے دن بھی مرا کوئی نیا کپڑا نہیں +
اوڑھنی کو دیکھئے کیا ہو رہی ہے تار تار !
دیکھو پاجامہ کہ ہیں پیوند جس میں بے شمار +
کُرتے کو دیکھو مرے اس کا بھی دامن چاک ہے ۔
جب نہیں کپڑے ہماری عید پھر کیا خاک ہے ؟
کچھ سویّاں بھی نہ دیں امّاں ہمیں تو نے پکا ۔
اور نہ عیدی کا کوئی پیسہ ٹکا تم نے دیا +
سر پہ رکھ کر ہاتھ اُس کی ماں لگی کہنے کہ آہ ۔
اے مری بچّی اگر دیتا مجھے کچھ بھی خدا +
کیوں تجھے ترساتی میں اے جان اچھی چیز سے ۔
کپڑے اور کھانا نہ دیتی میں تجھے دن عید کے ؟
آج کے دن بھی پھٹی ہائے ہے تری پوشاک ہے ۔
تیرا دامن چاک کیا ہے میرا سینہ چاک ہے +

Taj Tahir Foundation

چار پیسے پاس ہوتے آج تو اے جانِ من۔
موٹے جھوٹے کپڑوں سے ہی ڈھانکتی تیرا بدن +
تھا مجھے تجھ سے سوا کیا اے مری لختِ جگر؟
جان تک تجھ پر فدا ہے اے مری نُورِ نظر +
اے مری دُرِّ یتیم ہوتا جو زندہ تیرا باپ۔
کِس لئے ہوتی ہماری اس قدر حالت خراب +
کیا کروں اے میری پیاری میں بہت لاچار ہوں
کس طرح تجھ کو کروں خوش میں بہت نادار ہوں +
کس طرح تعلیم دوں اور کس طرح پالوں تجھے
بے کسی کا رنج تیری کھائے جاتا ہے مجھے +
بیسیوں ارمان ہیں اور سیکڑوں ہیں حسرتیں۔
پاس جب پیسہ نہیں تو کس طرح وہ نبھ سکیں +
میں گھُلی جاتی ہوں پیاری تیری حالت دیکھ کر۔
مر نہ جاؤں میں کہیں اس غم میں مجھ کو ہے یہ ڈر +
سُن کے باتیں ماں کی یہ بیٹی کا جب بھر آیا جی۔

Taj Tahir Foundation

وہ گلے سے ماں کے لگ کر اس طرح کہنے لگی +
مت کرو رُٹھو اماں نہ مانگوں گی میں تم سے کچھ کبھی۔
اور نہ عیدی کے لئے تم سے کروں گی ضد کبھی +
تم انہیں کپڑوں کو سی دو گی تو خوش ہو جاؤں گی۔
باسی روٹی ہی کے ٹکڑے مَیں خوشی سے کھاؤں گی +
ریس اَوْروں کی کروں گی اب نہ اماں جان میں۔
میں ہوں بِن ابا کی۔ اور اَوْروں کے ابا جان ہیں +
میری تو بس تم ہی تم اک رہ گئی ہو اماں جاں۔
تم اگر دُنیا سے اُٹھ جاؤ تو میں جاؤں کہاں ؟
کون پالے گا مجھے اُلفت سے اور رکھے گا کون ؟
آپ کی مانند مجھ بدبخت کو چاہے گا کون ؟
رکھ لیا بھی گر کسی نے کر کے کچھ خوفِ خدا۔
پر کہاں سے لائے گا وہ دل میں تم سی ماں مِتا ؟
آپ کے دشمن کہیں بیمار ہی پڑ جائیں گر۔
ٹکڑے مجھ کو مانگنے پڑ جائیں اماں در بدر +

Taj Tahir Foundation

جانتی ہوں میں کہ ہم حد سے زیادہ ہیں غریب۔
کوئی دُنیا میں نہ ہوگا ہم سے بڑھ کر بے نصیب +
کیسی کیسی محنتیں کرتی ہو میرے واسطے۔
آدھی آدھی رات تک سیتی ہو میرے واسطے +
دن نکلنے سے کہیں پہلے ہو اُٹھتی کام کو۔
رات کو تم سوتی ہو تو وہ بھی یوں ہی نام کو +
میری خاطر زحمتیں کتنی اُٹھاتی ہو سدا۔
اتنی محنت پر بھی مزدوری تمہیں ملتی ہے کیا!
جب سے جنّت کو سدھارے میرے ابّا جان ہیں۔
دیکھتی ہوں آپ تب سے کیسی بے اَوسان ہیں +
نام کو بھی چین میری امّاں تم پاتی نہیں۔
نیند بھر سوتی نہیں اور پیٹ بھر کھاتی نہیں +
روتی ہو اور ٹھنڈی سانسیں بھرتی ہو سدا۔
ہائے مجھ کم بخت کا غم تم کو کیسا کھا گیا!
گر نہ میں ہوتی تو تم بے فکر رہتیں چین سے۔

Taj Tahir Foundation

فکر تم کو ہوتے بھی تو ایک اپنی جان کے +
رات کو جب جانتی ہو تم کہ ہوں میں سو رہی -
نیند کی غفلت میں ہوں غافل بہت میں سو رہی +
دیکھ کر سوتا مجھے تم آہ ہو اِک کھینچتی -
اور تنہائی میں تم کرتی ہو ظاہر بے کلی +
پھر یہ کہتی ہو کہ بچّی آہ تیرا کون ہے؟
جو تری اس بے کسی پر روئے ایسا کون ہے؟
آنکھ کھل جاتی ہے میری سوتے جب گھڑی -
اور جب باتیں یہ سُن پاتی ہوں میں حسرت بھری +
نیند اُڑ جاتی ہے اور بے چین ہو جاتی ہوں میں -
چُپکے چُپکے روتی ہوں اور سخت غم کھاتی ہوں میں +
دیکھ لو مجھ کو نہ روتے اس سے گھبراتی ہوں میں -
اور چادر میں اُسی دم مُنہ چھپا لیتی ہوں میں +
ہوں بہت چھوٹی تمہارے کام آ سکتی نہیں -
میں تمہارا رنج و غم کچھ بھی ہٹا سکتی نہیں +

Taj Tahir Foundation

کیا کروں اماں ابھی اک چھوٹی سی لڑکی ہوں میں۔
کام جو کرتی ہوں وہ بھی چھوٹا سا کرتی ہوں میں +
بوجھ اُٹھا سکتی نہیں میں گو بہت سا آپ کا۔
رفتہ رفتہ پر خدا جب مجھ کو کر دے گا بڑا +
تم نے ہیں میرے لئے یہ جتنی تکلیفیں سہی۔
ان سے بھی بڑھ کر کروں گی پھر میں خدمت آپ کی +
لڑکیو اس قصّے کو پڑھ کر کرو حق سے دُعا۔
رکھ ہمارے سر پہ تو ماں باپ کا سایہ سدا +
دین و دُنیا میں تو ان کو یا الٰہی شاد رکھ۔
ان کی برکت سے ہمارا گھر سدا آباد رکھ +
خدمتیں ان کی کرو۔ اور ان کو رکھو خوش سدا۔
"اُن کے قدموں میں ہے جنّت" ہے پیمبرؑ کا کہا +
ہے اڈیٹر کی بھی سب بچّوں کے حق میں یہ دُعا۔
کیجیو یا رب کسی کو تُو نہ بِن ماں باپ کا +
دے اگر اولاد تو ساتھ اس کے یہ احسان کر۔

Taj Tahir Foundation

ہاتھ میں ماں باپ کے بچّوں کو تو پروان کر۔

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

اے مری آنکھو خدا روشن رکھے تم کو سدا۔
تم اگر روشن ہو تو قائم ہے دُنیا کی فضا۔
ہے تمہارے دم ہی سے کُل نور عالم کا عیاں۔
تم اگر روشن نہیں تاریک ہے سارا جہاں۔
آسماں پر سیکڑوں سُورج اگر چمکا کریں۔
اور ہزاروں چاند اس دُنیا میں گر چمکا کریں۔
چاند کی ہو چاندنی سورج کی یا ہو روشنی۔
یا چراغوں کی چمک ہو چار سُو پھیلی ہوئی۔
تم جو روشن ہو تو دُنیا بھی رہی ہے جگمگا۔
ورنہ ہے نزدیک میرے چار سُو اندھیر سا۔
باغِ عالم میں کنوّل لاکھوں اگر روشن کریں۔

Taj Tahir Foundation

یا ہزاروں شمع اور فانوس دُنیا میں جلیں +
تم اگر بینا ہو تو قائم ہے دُنیا کی بہار۔
ہے وگرنہ باغ عالم آنکھوں میں تاریک و تار +
ہو جو نابینا اُسے ہے رات دن بس ایک سا۔
ہے اندھیرا گھُپ نظر میں وہ جدھر ہے دیکھتا +
ساتھ دینا جب تلک دُنیا میں میں زندہ رہوں۔
بند ہونا جب میں آنکھیں بند دُنیا سے کروں +

شجرِ اُمید

آمد آمد جن دنوں تھی موسمِ برسات کی۔
زندگی کی جب ہوائیں ہر طرف تھیں چل رہی +
مہرباں تھا آسماں اور بار آور تھی زمیں۔
ہر طرف تھی ابرِ رحمت کے سبب پھیلی نمی +
ایک لڑکی نے ارادہ اپنے دل میں یہ کیا۔

Taj Tahir Foundation

صحن میں گھر کے بناؤں ایک کیاری پُر فضا +
کر کے ہمت وہ اُٹھی اور مُنہ سے بسم اللہ کہا ۔
بیج ایک پھل دار میوے کا زمیں میں بو دیا +
ابرِ رحمت کی جو برسیں بارشیں اُس بیج پر ۔
موسمِ جاں بخش نے اس پر کیا اپنا اثر +
پھوٹ نکلا بیج کر کے چاک دامن خاک کا ۔
دیکھا جب لڑکی نے اُس کا غنچۂ دل کھِل گیا +
شوق سے وہ دیکھتی تھی بیٹھ کر پہروں اُسے ۔
تھی تمنا دل میں یہ پھولا پھلا دیکھوں اسے +
صبح اُٹھتے دیکھتی اس شوق سے جا کر اُسے ۔
ہو گیا کتنا بڑا ہے اب بہ نسبت رات کے +
جب لگے اُس میں نکلنے پتّے اور شاخیں نئی ۔
دیکھ کر ان کونپلوں کو پھر بہت وہ خوش ہوئی +
رات دن وہ کرتی رہتی تھی حفاظت پیڑ کی ۔
پتّا تک بھی ٹوٹنے دیتی نہ تھی اُس کا کبھی +

Taj Tahir Foundation

بارش اور آندھی کے جھونکوں سے بچانے کے لئے۔
وہ ہمیشہ ڈھانکتی رہتی تھی اس کو پھونس سے +
گرمیوں میں بھی بچاتی اس کو بادِ تند سے۔
خوف تھا ہر دم کہ آکر لُو نہ لگ جائے اُسے +
محنتیں جو کی تھیں اس کا اس کو شیریں پھل ملا۔
آخرش یہ نخلِ اُمید اُس کا پھولا اور پھلا +
ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں پھیلی ہر طرف اس پیڑ کی۔
پھیل جاتی رات کو ہے جس طرح سے چاندنی +
آن کر رہ گیر لیتے تھے وہاں پر دم ضرور۔
بیٹھتے جو چھاؤں میں اُس کی انہیں ہوتا سرور +
ذائقہ میں بھی بہت میٹھا تھا پھل اُس پیڑ کا۔
جو کوئی کھاتا تھا اس لڑکی کو دیتا تھا دُعا +
ہے اُسی پودے کا سا بس حال اس اخبار کا۔
جس کے بانی نے اُسے جاری توکّل پر کیا +
اس کا بہتیروں کو آتا تھا نظر چلنا محال۔

نھی کسے اُمید یہ زندہ رہے گا کوئی سال +
تھا یقیں ہر اک کو جلدی بند یہ ہو جائے گا۔
جو کرے گا اس کو جاری وہ بہت پچھتائے گا +
الغرض پیش آئیں اس میں گو ہزاروں دِقّتیں۔
فضل حق سے ہو گئیں آسان پر سب مشکلیں +
لگ گئیں نیگ اس کی رحمت سے ہماری محنتیں۔
اُس نے کیں تہذیب نسواں کو عنایت برکتیں +
تھوڑے ہی عرصے میں یہ پیاروں کا پیارا ہو گیا۔
اور سب بہنوں کا چاہیتا دولارا ہو گیا +
چاہتی ہیں چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دِل سے اسے۔
منتظر رہتی ہیں ہفتہ بھر وہ اس کی۔ شوق سے +
ڈاک پر۔ ہر دم لگی رہتی ہے یوں اُن کی نگاہ۔
دیکھے جیسے کوئی اپنے پیاروں کی چٹھی کی راہ +
اے مرے دل کے سہارے اے مرے نخلِ اُمید۔
مژدۂ علم و ہنر اور کامیابی کی نوید +

تیرا سایہ عِلم کا پھیلے جہاں میں دُور دُور۔
صفحۂ عالم سے ظلمت کو مٹا دے تیرا نُور +
سایہ ہو گھن کا ترا اور اُن گِنت ہوں ٹہنیاں۔
چہچہاتے اس پہ ہوں سب طائرانِ نغمہ خواں +
ان کی خوش الحانیاں پُر لطف گلشن کو کریں۔
اور ہوائیں مُشک و عنبر سے بسی تیری چلیں +
تیری نکہت سے معطّر ہوں جہاں میں مرد و زن۔
اور رہ جائیں اچنبھے میں جو تھے گل خندہ زن +
دُور رکھیو ہر بدی سے سب کو اے میرے خدا۔
دوست دشمن سب پہ تیرا فضل ہو یا رب سدا +
ہے اڈیٹر کی تری درگاہ میں بس یہ دُعا۔
اپنے اور بیگانے کا تو کیجیو یا رب بھلا +

Taj Tahir Foundation

عیدالضحےٰ
اور بچھڑوں پیاروں کا غم

عیدالضحےٰ مُبارک۔ تم کو ہو پیاری بہنو۔
خوشیوں کی لاکھوں عیدیں۔ اللہ دکھائے تم کو+
رکھےّ خدا سلامت۔ گھر بار کو تمہارے۔
جیتے رہیں ہمیشہ۔ جو ہیں عزیز پیارے+
گھر بھر میں ہو مسرّت۔ ہر پھر کے عید آئے۔
سب کی سلامتی میں۔ یہ دن خدا دکھائے+
آنا تیرا مُبارک بچھڑے ملانے والی۔
خوشیوں کی خبریں گھر گھر آکر سُنانے والی+
لیکن ہمارے بچھڑے ایسے نہیں ہیں چھُوٹے۔
جو اس تری خوشی میں۔مل جائیں آکے ہم سے+
دُکھے ہوئے دلوں کو۔اے عید مت دُکھا تُو۔
صدمے اُٹھا چکے ہیں۔ ہم کو نہ اب ستا تُو+

Taj Tahir Foundation

جا پاس سے ہمارے۔ تیرا عبث ہے آنا۔
ہم خوش نہ ہوں گے تجھ سے۔ گو خوش ہو کُل زمانا+
دُکھتے دلوں کو آکر۔ اچھّا نہیں ستانا۔
جو خوش ہیں بس مُبارک۔ اُن کو یہ تیرا آنا+
سب کی سلامتی ہو۔ گر عید ہے تو یہ ہے۔
تم شادماں ہو بہنو۔ گر عید ہے تو یہ ہے+
ورنہ ہزار عیدیں غمگیں دلوں پر آئیں۔
خوشیاں ہزار آکر۔ گو اپنا مُنہ دکھائیں+
جب دل ہی خوش نہیں ہے۔ آئے خوشی تو پھر کیا۔
گر رنج و غم میں کوئی پائے خوشی تو پھر کیا+
دل کی کلی کھلی ہے۔ تو عید کی خوشی ہے۔
ہیں ہیچ ساری خوشیاں۔ گر دل کو بے کلی ہے+
افسردگی میں خوشیاں۔ ہیں غم بڑھانے والی۔
بے چین کرنے والی۔ دل کو کُڑھانے والی+
دشمن کو بھی نہ اللہ۔ پیاروں کا غم دکھائے۔

Taj Tahir Foundation

سب کا بھلا ہو یا رب۔ اپنے ہوں یا پرائے +
ہر چند میں نے چاہا۔ اظہار غم نہ کچھ ہو۔
اور درد اپنے دل کا۔ ہرگز رقم نہ کچھ ہو +
یہ عید کی خوشی تھی۔ کیا کام اس میں غم کا۔
پر درد ہے جو دل میں۔ روکے نہیں ہے رُکتا +
گر میری بہنو میرا یہ عذر ہو نہ کافی۔
تو چاہتی ہوں اس کی۔ میں تم سے اب معافی +
ہر چند ہر طرف ہوں۔ چرچے ہنسی خوشی کے۔
آتی صدائے غم ہے۔ دُکھے ہوئے دلوں سے +

نیک بیٹی

سیانی ہوئی جب سے ہے نیک بیٹی۔
تو گھر کی ہے کایا سی اُس نے پلٹ دی +
اکیلی تھی ماں کام گھر کے بہت تھے۔

اس اک دم پہ گھر بھر کے دھندے بہت تھے +
وہ تھک جاتی تھی رات دن کام کر کے ۔
نبڑتے نہ تھے پھر بھی سب کام دھندے +
سنبھالا مگر ہوش بیٹی نے جب سے ۔
بہت سُکھ اُٹھایا ہے امّاں نے تب سے +
وہ کرتی ہے ہر کام کو دل لگا کر ۔
ہے اسلوب سے اُس کے رونق پہ گھر بھر +
تھی پہلے تو اک ماں ہی ماں سارے گھر میں ۔
پڑے رہتے تھے کچھ نہ کچھ کام اُدھر میں +
مگر اب تو ماں بیٹیاں دونوں مل کر ۔
چلاتی ہیں خوبی سے کیا اپنا گھر بھر +
ہوں جس گھر میں دو بیبیاں کام والی ۔
تو ہوں خوبیاں کیوں نہ اس کی نرالی +
اگر ماں ہے سینے پرونے کو بیٹھی ۔
تو ہے ہانڈی چولھے میں مشغول بیٹی +

Taj Tahir Foundation

اگر ماں صفائی میں گھر کی لگی ہے۔
تو بیٹی بھی ہر شے کو سنگوا رہی ہے +
طبیعت کبھی بدمزہ ہو جو ماں کی۔
تو بے چین رہتی ہے دن رات بیٹی +
پلاتی دوا ہے۔ کبھی ماں کو لاکر۔
ہے آرام دیتی وہ پاؤں دبا کر +
بہن بھائیوں کو سنبھالے ہے رہتی۔
کہ تکلیف دیویں نہ امّاں کو میری +
اگر ماں کا کچھ بوجھ ہلکا ہے پاتی۔
خوشی سے نہیں پھر وہ پھولی سماتی +

ہے ناز ایسی بیٹی پہ ماں باپ کو بھی۔
خدا ایسی ہر اک کو دے نیک بیٹی +

Taj Tahir Foundation

کام میں نام

اگر دم چُرائیں سدا کام سے۔
سرو کار رکھیں ہم آرام سے +
ہو ہر وقت آرام پر ہی نظر۔
رہیں کام دھندے سے ہم بے خبر +
تو سمجھو کہ برباد ہم ہو گئے۔
حقیقی جو سُکھ تھے وہ کم ہو گئے +
نہیں چین ملتا ہے ناکام کو۔
ترستا ہے وہ سچّے آرام کو +
سدا اپنے سُکھ پر نہ رکھو نظر۔
ذرا اَور لوگوں کی بھی لو خبر +
خوشی پر جو رہتے ہیں ہر دم فدا۔
ہیں بے چین وہ لوگ رہتے سدا +
نہیں ہے خوشی اصل میں کوئی شے۔

Taj Tahir Foundation

مگر نیک کاموں کا اک پھل یہ ہے
اگر فرض اپنے ادا تم کرو۔
تو بدلے میں اس کے خوشی مول لو
امیری اگر ہو تو عزّت نہیں۔
غریبی ہو تو کچھ بھی ذلّت نہیں
اگر دل سے تم کام اپنا کرو۔
تو عزّت بڑھے نام اپنا کرو

میرے پیارے بچّے

رہے زندہ تو اے مرے پیارے بچّے۔
تجھے رہتی دُنیا تک اللہ رکھے
مرے دل کی راحت ہے اور چین ہے تو۔
کلیجے کا ٹکڑا ہے سُکھ نین ہے تو
تو ہے میرے تاریک گھر کا اُجالا۔

Taj Tahir Foundation

سدا تیرا دُنیا میں ہو بول بالا +
مرے دل کی کونپل ہے تو آرزو ہے -
مری باغباڑی کا پھل پھول تو ہے +
خدا باغِ دُنیا میں تجھ کو کھلائے -
کبھی بھی خزاں تجھ پہ آنے نہ پائے +
بُرا وقت اللہ تجھ پر نہ لائے -
ذرا دُکھ نہ آنکھوں سے مجھ کو دِکھائے +
جہاں میں ہو تیری لیاقت کی شہرت -
بڑھے عمر کے ساتھ اقبال و عزّت +
ترے دم قدم سے مرا گھر ہو گلشن -
بھرے تو مُرادوں کے پھولوں سے دامن +
تری ذات سے فخر ہو خانداں کو -
ترے علم سے فائدہ ہو جہاں کو +
نہ صرف اپنے کُنبے ہی کا تو ہو یاور -
دُعا ہے - کہ ہو قوم کو فخر تجھ پر +

Taj Tahir Foundation

تُربتِ شوہر

کس کے ارمانوں کا مدفن ہے تو اے مٹّی کے ڈھیر۔
کس کو تو نے کر دیا ہے جیتے جی دُنیا سے سیر؟
جب سے تو قائم ہوئی اے قبر! قبرستان میں۔
رنج و غم آکر بسے کس کے دلِ ویران میں؟
خاک میں ہائے ملایا تیری مٹّی نے کسے۔
کس کی قسمت سو گئی۔ ارمان مٹّی میں ملے؟
تُو تو اب ہے شاد اور آباد اے گنجِ مزار۔
ہو گیا ویرانہ و سنسان مگر کس کا دیار؟
کس کے تاج و تخت کو لے کر ہوا آباد تو۔
کس کا گھر اُجڑا۔ ہوا جس کے عوض آباد تُو؟
کس کے ارمانوں کو پہلو میں سُلایا ہے غضب۔
حسرتوں کو خاک میں کس کی ملایا ہے غضب۔
ہو گئی تو سَوت سے بھی بڑھ کے۔ کس کے حق میں قبر!

Taj Tahir Foundation

کس کے ہاتھوں سے چھٹایا تو نے ہے دامانِ صبر؟
کون روتی ہے تیرے بالیں پہ مُنہ ڈھانپے ہوئے۔
رنج و غم سے آہ کس کے دل کے ہیں ٹکڑے ہوئے؟
ہے یہ وہ مظلوم۔ سب کہتے ہیں اب بیوہ جسے۔
چین سے خاموش ہے تو جس کے وارث کو لئے،
اس کے والی نے بسایا آن کر جب سے تجھے۔
زندگی دُو بھر ہوئی ہے بس اسی دن سے اسے،
ہے وہی دُنیا وہی دُنیا کا ہے عیش و طرب۔
پر نہیں سر پر جو والی تو ہوئے مٹّی ہیں سب،
مال و دولت کی ہے مالک اب بھی گو خستہ جگر۔
ہو گئی محروم وہ ہر نعمت دُنیا سے پر،
دفن تجھ میں ہو گئے اس کے بناؤ اور سنگار۔
مل گیا مٹّی میں زیور اور کپڑا کام دار،
اب جو اس کے پاس کچھ ہے تو فقط ہے درد و غم۔
سوگ شوہر۔ ماتمی پوشاک ہے۔ ہائے ستم!

Taj Tahir Foundation

ڈبڈبائے اشک ہیں ان شرمگیں آنکھوں میں اب۔
ہے ہنسی کے بدلے اس کے لب پہ اب نالہ غضب +
روتے روتے سوگئی مرقد پہ رکھ کر اپنا سر۔
نیند نے آکر کیا اس خستہ تن کو بے خبر +
خواب میں دیکھا کہ کہتا ہے کوئی باچشم تر۔
تیرے شیون سے پھٹا جاتا ہے بس میرا جگر +
چین سے ہوں میں یہاں مجھ کو نہیں کچھ رنج و غم۔
پر ترے رنج و الم نے مجھ پہ ڈھایا ہے ستم +
زیست پر قابو نہیں انساں کا میں مجبور تھا۔
ورنہ تیرا چھوڑنا کس کو یہاں منظور تھا +
کل تلک جس دل کو رکھا میں نے ناز اخلاص سے۔
آج اس دل پر ہیں رنج و غم کے آرے چل رہے +
میرے مرنے سے کسی کو کچھ نہیں پہنچا ضرر۔
کوہِ غم ٹوٹا ہے لیکن تیرے سر پر آن کر +
اہل دُنیا کو اگر چشمِ بصیرت دے خُدا۔

Taj Tahir Foundation

دیکھیں عبرت کی نظر سے حال اے غمگیں ترا +
ہاتھ میں دل تیرا رکھیں دل دہی تیری کریں ۔
زندگی کے چار دن گر چین سے وہ رہنے دیں +
پھر ترے ایامِ غم راحت سے جائیں گے گزر ۔
مجھ سے مل جائے گی آخر ایک دن تو جلد تر +
دن یہ کاٹو مجھ سے ملنے کی خوشی کی یاد میں ۔
یہ دُعا مانگا کرو بس جلد پھر ہم تم ملیں +
ہے خوشی کی یہ جگہ اس جا رہیں گے شاد ہم ۔
بھول جائے گا تمہیں دُنیا کا سارا رنج و غم +
ہیں بہت تیری طرح اس رنج و غم میں مبتلا ۔
ان کی حالت دیکھ کر تو صبر کر بہرِ خدا +
ہے مری اُلفت ترے دل میں یہ سب سچ ہے مگر ۔
صبر کر تو صبر کر اب اے مری تفتہ جگر +
لو خدا حافظ اُٹھو اب قصد تم گھر کا کرو ۔
ہے دُعا دُنیا میں عزت آبرو سے تم رہو +

Taj Tahir Foundation

مٹّی کی پُتلی

نہیں کچھ تری اصل مٹّی کی مورت۔
کہ ہو جائے گی خاک یہ شکل صورت +

غرور اپنی ہستی پہ کیوں کر رہی ہے۔
یہ فانی ہے جس پر تو یوں مر رہی ہے +

کوئی دم تو دُنیا میں کر لے بسیرا۔
ٹھکانا ہے مٹّی میں آخر کو تیرا +

خدا نے اگر تجھ کو دولت ہے بخشی۔
بنا اس پہ کس واسطے تو ہے بھولی +

نہیں ساتھ جائے گا یہ مال و دولت۔
یہیں رکھی رہ جائے گی ساری حشمت +

مگر کام آئیں گے اعمال تیرے۔
کہ دیں گے ترا ساتھ افعال تیرے +

یہ زیور یہ کپڑے جو ہیں جگمگاتے۔

Taj Tahir Foundation

اور اچھّے سے اچھّے ہیں کھانے بھی کھاتے +
نہیں ہو گی کچھ ان سے ظاہر بڑائی -
مگر کام آئے گی نیکی بھلائی +
لباس اور زیور سے سمجھو ہے بہتر -
اگر نورِ ایماں سے دل ہو منوّر +

ایک لڑکی کی آرزو

ماں نے پوچھا اپنی بیٹی سے کہ میری خوبرو -
سچ بتا دے مجھ کو پیاری کیا ہے تیری آرزو +
کوئی زیور کوئی کپڑا تجھ کو جو کچھ چاہیے -
مجھ کو بتلا میں منگا دوں گی ابھی بازار سے +
تیرے ارماں تیری خوشیوں تیری راحت پر سدا -
جان بھی اور مال بھی قربان ہے میرا رہا +
مانگ مجھ سے بے تامّل چاہیے جو تجھ کو چیز -

Taj Tahir Foundation

میں نہیں کرنے کی پیاری کوئی شے تجھ سے عزیز +
مادرِ مشفق سے بیٹی اس طرح گویا ہوئی -
آپ کی شفقت سے ہر اک چیز ہے مجھ کو ملی +
زیور اور کپڑے بھی میرے پاس ہیں بے انتہا -
اب زیادہ کی نہیں اماں مجھے حاجت ذرا +
ہاں اگر جی چاہتا ہو دینے کو کچھ آپ کا -
تو نہایت عجز سے کرتی ہوں میں یہ التجا +
مجھ کو اک کمرہ عنایت کیجیے اس قسم کا -
شیشے کی الماریاں جس میں لگی ہوں جابجا +
پھر کریں اتنی عنایت اور میرے حال پر -
جمع کر دیں اُس میں منگوا کر کتابیں خوب تر +
آرزو ہے بس یہی اور ہے یہی میری خوشی -
ہوں مری الماریاں اچھی کتابوں سے بھری +
سب سے اُوپر کے ہو تختے پر مرا قرآں دھرا -
جس کے پڑھنے سے ہو پختہ دین اور ایماں مرا +

Taj Tahir Foundation

اُس کے نیچے ہوں احادیث اور مسائل کی کتب۔
تا کہ فرمانِ پیمبر بھی سمجھے آ جائیں سب +
اس سے نیچے ہوں مری تہذیب کی جلدیں تمام۔
دین اور دُنیا کے جس سے سب سنور جاتے ہیں کام +
عورتوں کا ہے یہ حامی لڑکیوں کا راہبر۔
سیکھتے ہیں اِس سے ہم عِلم و عمل عقل و ہنر +
اِس نے رستے دین و دُنیا کے دکھاتے ہیں ہمیں۔
اور اخلاقی سبق اس نے پڑھائے ہیں ہمیں +
ہوں کتب لاہور کے مطبع رفاہِ عام کی۔
جو خصوصیت سے ہیں ہم عورتوں کے کام کی +
اور الماری میں ہوں وہ سب تصانیف نذیر۔
عورتوں کے واسطے مشہور ہیں جو بے نظیر +
کچھ کتابیں ہوں دھری منشی ذکاء اللہ کی۔
زندگی وکٹوریا کی اور کُتب اخلاق کی +
قبلۂ حالی کی نظموں سے بھی زیبائش رہے۔

Taj Tahir Foundation

میری الماری کی ان سے زیب و آرائش رہے +
واقعی سب کے لئے ہے بے نظیر اِن کا سخن -
فائدہ اُن سے اُٹھاتے ہیں برابر مرد و زن +
سیّد احمد دہلوی کی بھی کتابیں ہوں دھری
کیونکہ وہ آسان ہیں اور عورتوں کے کام کی +
ماسوا اِن کے بہت سی ہیں کتابیں اَور بھی -
عورتوں کے واسطے جو خاص ہیں لکھّی گئی +
سب کی سب الماریوں میں میری ہوں رکھّی ہوئی -
آرزو بس ہے یہی اور ہے یہی میری خوشی +
اِن کتب سے جب بخوبی میرا کمرہ جائے بھر -
اُس سے سمجھوں گی کہ ہے یہ مرکزِ علم و ہنر +
گھر کے کاروبار سے جس دم فراغت ہو مجھے -
اپنے اُس کمرے میں جاؤں شوق سے میں دوڑ کے +
کھول کر الماریوں کے در نکالوں میں کتاب -
چھوڑنے کو جی نہ چاہے ہو وہ ایسی لاجواب +

Taj Tahir Foundation

بیٹھ کر کمرے میں اپنے سَیر دُنیا کی کروں
گھر کے اندر ساری دُنیا کا تماشا دیکھ لوں +

اِن کتابوں سے مجھے معلوم ہوں سربستہ راز -
روشنی کے جتنے در ہوں مجھ پہ ہو جائیں وہ باز +

ان کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہو راہِ خدا -
اور تعلّق وہ جو ہے اللہ سے انسان کا +

کس طرح دُنیا بنی اور کیا ہے اُس میں ہو رہا -
اِن کتابوں سے مجھے ہو علم ہر اک بات کا +

اصلیت معلوم ہو کچھ چاند سُورج کی مجھے -
نقشۂ عالم کو پڑھ کر حال دُنیا کا کھلے +

خانہ داری کی کتابوں سے بھی میں آگاہ ہوں -
پڑھ کے سُگھڑاپے سلیقے اور سُگھڑ بیٹی بنوں +

پھر دُعا یہ ہے خدا وہ دن بھی دکھلائے مجھے -
علم جتنا ہے کتابوں میں وہ آجائے مجھے +

دل کی الماری میں یہ ساری کتابیں ہوں سبھی -

Taj Tahir Foundation

تن میں اور من میں مرے باتیں انہیں کی ہوں بسی +

میرا سینہ اُن سے ہو جائے خزینہ علم کا -

دل میں میرے بس جڑا ہو اک نگینہ علم کا +

بس مری اماں یہی ہے تجھ سے میری التجا -

اور آخر میں یہ کرتی ہوں خدا سے میں دُعا -

آبرو دے - علم دے - نیکی دے یارب ہم کو تُو -

ہے یہی دل کی تمنّا اور یہی ہے آرزو +

Taj Tahir Foundation

پھُولوں اور سونے کا زیور

صبحدم باغ سے مالن جو اک آئی پھر کر -

ٹوکری پھولوں کی وہ باغ سے لائی بھر کر +

پھر اُنہیں گوندھ کے کچھ گجرے بنائے اُس نے -

اور کچھُ ہار پرو کر بھی سجائے اُس نے +

رکھ چنگیروں میں اُنہیں بیچنے وہ گھر سے چلی -

اور اک بی بی کے گھر لے کے وہ گہنے پہنچی،
مول بی بی نے لیا اُس سے بہت سا گہنا۔
اور خوش ہو کے اُسے ہاتھ گلے میں پہنا،
زیب تن پھولوں سے پہلے تھے طلائی زیور۔
اب ملا پھولوں کا زیور بھی جو اُن میں آکر،
جل گئے رشک سے جتنے تھے سُنہرے زیور۔
پھُول کے گہنے سے آمادہ ہوئے لڑنے پر،
بولا پھولوں سے یہ جل بھُن کے طلائی گہنا۔
کیا مناسب ہے تجھے میرے برابر رہنا؟
کیا حقیقت ہے تری اے گُل ناچیز بتا۔
میری قیمت کے مقابل میں تری قدر ہے کیا؟
زر مرا نام ہے انسان کی عزت ہوں میں۔
عورتوں کے لئے بس باعثِ زینت ہوں میں،
پاس جس کے ہوں میں بس قابل تعظیم ہے وہ
لائقِ فخر ہے اور باعثِ تکریم ہے وہ،

میری عزّت سے جو انساں کو ہے عزت ملتی۔
قدر اِس واسطے کرتے ہیں وہ بے حد میری+
چور۔ رہزن سے ہیں وہ مجھ کو بچا کر رکھتے۔
آہنی بکس میں ہیں تالے لگا کر رکھتے+
بکس کیا اس سے بھی کچھ قدر سوا ہے میری۔
دل کی صندوقچی میں سمجھو کہ جا ہے میری+
میں نہ ہوتا تو نہ ہوتا کبھی دُلہنوں کا سنگار۔
میرے ہی دم سے سجاوٹ کے عیاں ہیں آثار+
سر پہ چمکا میں کبھی بن کے مرصّع جھُومر۔
بن کے ٹیکا کبھی ماتھے پہ میں چمکا آکر+
بالیاں پتّے اور آویزے بنا کر میرے۔
کان میں شوق سے ہیں ماہ وشوں نے پہنے+
جُگنو بن کر کبھی میں آکے گلے میں چمکا۔
ہار بن کر کبھی گردن میں ہوں میں آلٹکا+
کنگن اور گجرے بنے زیب کلائی کے لیئے۔

Taj Tahir Foundation

چٹکی چھلّے مرے انگلی میں بنا کر پہنے +
ہیں کئی طرح کے زیور مرے دم سے بنتے۔
سینکڑوں کام نکلتے ہیں فقط اک مجھ سے +
مجھ کو چاہیں تو رہوں عمر کا ساتھی بن کر۔
قدر دانوں کو نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑوں دم بھر +
ایک تو ہے کہ فقط چار پہر کی ہے بہار۔
شام کو پہنا تھا۔ اور صبح دیا تجھ کو اُتار +
تجھ کو چاہیں تو ہے توکوڑیوں میں مِل جانا۔
مجھ پہ زر خرچیں تو جا کر ہوں کہیں ہاتھ آنا +
پھر بتا دے کہ بھلا کون ہے مجھ سے بہتر۔
کون سے برتے پہ تُو کرتا ہے باتیں بڑھ کر +
سُن کے پھُولوں نے یہ باتیں دیا سونے کو جواب۔
مہربانی سے کرو ہم پہ نہ تم اِتنا عتاب +
گو خدا نے ہے بڑائی تجھے بے شک بخشی۔
پر عنایت نہیں ہم پر بھی تو کچھ کم اُس کی +

Taj Tahir Foundation

اس کی قدرت کے نمونے کی جھلک ہے ہم میں
ایک عالم ہو معطّر۔ وہ مہک ہے ہم میں+
ہم کو بے سود بناتا ہے تو کس برتے پر۔
دیکھ انصاف سے ہم تجھ سے ہوئے کم کیونکر؟
ہم وہ ہیں جن پہ کہ کردیتے ہیں تجھ کو بھی نثار
لوگ زر دیتے ہیں اور لیتے ہیں پھولوں کی بہار+
مرد ہوں عورتیں ہوں بچّے ہوں یا ہوں بوڑھے۔
سب ہی لیتے ہیں مجھے شوق سے اور رغبت سے+
مجھ سے تسکین ہیں بیمار تلک بھی پاتے۔
دیکھ کر مجھ کو ہیں غمگین بھی خوش ہو جاتے+
کوئی بیمار جو رکھتا ہے مجھے سینے پر۔
نظر آتا ہے وبال اس کو طلائی زیور+
بے خطر چیز ہوں میں ڈر کا یہاں ذکر نہیں۔
چور۔ رہزن سے بچانے کی کوئی فکر نہیں+
زیب و زینت ہے دُلھن کی متصوّر مجھ سے۔

Taj Tahir Foundation

پہلے دن پھُولوں کا زیور ہیں اُسے پہناتے،
پھُولوں کے دم سے بنے اور بنی کا ہے سنگار
پھُولوں کا سہرا ہے۔ کنگنا ہے گلے میں ہے ہار،
اتنے زیور تو ہیں پھولوں سے بنائے جاتے۔
کون گنوائے نہیں ہم سے گنائے جاتے،
کیا ہُوا چار پہر کی ہے اگر میری بہار۔
قائم اک حال پہ رہتے نہیں یہ لیل و نہار،
میں ہی ہوں جس کو خدا نے ہے یہ قدرت بخشی۔
حُسنِ صورت کے سوا کیا تجھے سیرت بخشی،
عطر کھنچتے ہیں کہیں اور کہیں بنتے ہیں تیل۔
دیکھ کیا چیز ہیں دُنیا میں مرے عطر و پھُلیل،
عطر اور پھُولوں کے ہاروں سے تواضع کرکے۔
میزباں دیکھ ہیں مہمانوں کو کیا خوش کرتے،
پھُول سامان ہیں انسان کی دل چسپی کا۔
بعد مُردن بھی نہیں ساتھ ہے ان کا چھُٹتا،

یہ ہی تابوت پہ رکھتے ہیں یہی تربت پر۔
اور مزاروں پہ بھی چڑھتی ہے گلوں کی چادر+
الغرض خوبیاں اپنی میں جتاؤں کب تک؟
خوبیاں لاکھوں ہیں مجھ میں۔ میں گناؤں کب تک؟
کچھ غرض اپنی بڑائی سے نہیں ہے مجھ کو۔
تیری شیخی پہ یہ باتیں بھی جتائیں تجھ کو+
ورنہ جو چیز ہے دُنیا میں ہر اک اپنی جگہ۔
ایک سے ایک ہے بڑھ کر نہیں کچھ اس کا گلہ+
خاک مٹّی کی ہے کیا اصل ہے وہ بھی بہتر۔
کام آجاتے ہیں اک وقت میں کنکر پتھر+
اپنی ہستی پہ کریں شُکر یہ لازم ہے ہمیں۔
نامناسب ہے کہ اک دوسرے پر رشک کریں+
شکر اللہ کا جس نے کیا ہم کو پیدا۔
اور انسان کو ہم سب پہ کیا ہے شیدا+

Taj Tahir Foundation

اچھی پوشاک پر فخر

نہیں زیبا ہمیں مغرور ہونا اچھے کپڑوں پر۔
ہوں چاہے بیش قیمت اور وہ بہتر سے ہوں بہتر
نیا کپڑا اگر پہنیں تو ہے اُس میں خوشی ہوتی۔
مگر اُترن ہے یہ بھیڑوں کی اور روئی کے پودوں کی
پہنتے ہیں جو ہم کپڑے تو یہ اُترن ہے بھیڑوں کی۔
ہے کچھ روئی کے پودوں اور کچھ ریشم کے کیڑوں کی
یہ جتنے ریشمیں اور بیش قیمت اپنے ہیں کپڑے۔
یہ سب خیرات و صدقہ دیتے ہیں ریشم ہی کے کیڑے
لباسِ ظاہری پہ ہم فدا ہوں تو ہے کیا خوبی۔
کہ یہ خوبی جو سچ پوچھو تو ہے اک جانور میں بھی
خدا نے بخشی ہے پوشاک زرّیں تیتری تک کو۔
گلوں کو رنگ و روپ اس نے ہے بخشا کس قدر دیکھو
دئے موروں کو پر کیا جگمگاتے خوب صورت سے

چنور میں اُن کی دُم کے چاند سُورج ہیں ٹکے دیکھے
دئے جب اچھے کپڑے جانور کو اور شجر تک کو۔
تو پھر کیا بات ہے ایسی کہ جس پر فخر ہم کو ہو
ہمیں لازم ہے دل کو نیک کاموں کی طرف لائیں
خدا کے خوف کا جامہ اُسے خوش ہو کے پہنائیں
اسے پوشاک دیں علم و ہنر کی جگمگاتی سی۔
سچائی کی ہو پوشاک اور اُس کا جامہ ہو نیکی
نہ ہے بارش کا خوف اُس کو نہ ہے کیڑے کا ڈر اُس کو
نہ ہے کچھ خوف کھونے کا نہ گھسنے کا خطر اُس کو
نہیں ہے داغ دھبّہ اور پھٹنے کا بھی اندیشہ۔
لباس ایسا یہی ہے جو کہ ہر دم صاف ہے رہتا
یہی کپڑے ہیں ایسے جو نہ گھستے ہیں نہ پھٹتے ہیں
برتتے اُن کو جتنا ہیں یہ اُتنا ہی چمکتے ہیں

Taj Tahir Foundation

بن ماں کی بچّی

تھی اک پیاری اور ننھّی مُنّی سی بچّی۔
بہت اپنے ماں باپ کی لاڈلی تھی۔
سدا ناز نعمت سے امّاں نے پالا۔
کبھی اُس کا کہنا نہ ابّا نے ٹالا۔
مگر اُس کی قسمت کا لکھّا بُرا تھا۔
کہ بچپن ہی میں۔ماں سے چُھٹنا بدا تھا۔
وہ ننھّی سی تھی۔ کی جب امّاں نے رحلت۔
ہوئی اپنی بیٹی سے مجبور رُخصت۔
بہت رنج تھا اُس کو چُھٹنے کا ماں سے۔
اُترتا نہ تھا نام ماں کا زباں سے۔
مگر باپ کرتا تھا یوں اُس کی تسکیں۔
کہ بیمار امّاں تری۔ ہو گئی تھیں۔
انہیں اک حکیم اپنے گھر لے گیا ہے۔

Taj Tahir Foundation

علاج اُن کا کوشش سے وہ کر رہا ہے،
جب آرام ہوگا چلی آئیں گی وہ۔
بہت جلد پھر تجھ سے مل جائیں گی وہ،
وہ بچّی جو بالکل ابھی ناسمجھ تھی۔
بھلا اُس کو اِس بات کی کیا سمجھ تھی،
سدا پوچھتی اپنے ابّا سے رو کر۔
مری امّاں آئیں گی کب اچھّی ہو کر؟
نہیں بھیجتے ہیں حکیم اُن کو اب تک۔
بتاؤ رہیں گی وہ گھر اُن کے کب تک؟
مجھے لے چلو وہ تو آتی نہیں ہیں۔
جہاں میری امّاں ہیں جاؤں وہیں میں،
جو کھانے کو کہتے تو کھانا نہ کھاتی۔
نہ کپڑے بدلتی نہ وہ ننھی نہاتی،
یہی کہتی امّاں کھلائیں تو کھاؤں۔
وہ کپڑے نکالیں تو پھر میں نہاؤں،

Taj Tahir Foundation

تمہارو نے سے اس کے پریشان گھر بھر۔
کہ اتنے میں اک دانا بی بی نے آکر +
کہا تم اگر میری اک بات مانو۔
اور اس کو نہ ہرگز خرافات جانو +
تو رونا یہ لڑکی کا جاتا رہے گا۔
خدا خود بخود صبر بچّی کو دے گا +
اسے ماں کی تُربت کی مٹّی چٹاؤ۔
تو رونے کی پھر یہ نہیں۔ آزماؤ +
کہا سب نے یہ بھی بھلا کرکے دیکھو۔
کہ شاید اسی سے اُسے فائدہ ہو +
بُلا کر کہا اُس کے ابّا نے اس کو۔
چلو اپنی امّاں کا گھر دیکھ آؤ +
یہ سُن کر خوشی سے نہ پھولی سمائی۔
اُسی وقت وہ قبر پر ماں کی آئی +
وہاں جا کے سنسان ویرانہ پایا۔

Taj Tahir Foundation

نظر اُس کو گھر کا نشاں تک نہ آیا +
جو دیکھا تو ہیں ڈھیر مٹّی کے ہر جا -
نہ امّاں تھیں واں اور نہ امّاں کا گھر تھا +
لگی کہنے ابّا سے حیران ہو کر -
یہاں تو نہیں ہے بنا کوئی بھی گھر +
کہا باپ نے تم نہ حیران ہو اب -
وہ ہے چار دیواری اس میں چلو اب +
گئی جب وہ اُس میں تو اک قبر دیکھی -
جو گملوں سے اور پھولوں سے سج رہی تھی +
کہا باپ نے رکھ کے ہاتھ اس پہ اپنا -
کہ امّاں تری اس میں سوتی ہیں بیٹا +
اُٹھا کر پھر اُس قبر سے تھوڑی مٹّی -
کہا چاٹ لے اُس کو تو پیاری ننھّی +
سُنا جب یہ لڑکی نے بے چین ہو کر -
لگی ڈھونڈنے اس میں دروازہ رو کر +

Taj Tahir Foundation

کہ مل جائے ڈھونڈے سے رستہ مجھے گر۔
تو میں اپنی ماں سے ملوں خوب جا کر۔
ملا جب نہ رستہ تو بولی یہ رو کر۔
مری امّاں بیٹھی ہیں کیوں بند ہو کر؟
کہا باپ نے پیاری اس میں نہ جانا۔
جو کہنا ہے باہر ہی سے کہہ سُنانا۔
نہیں میری پیاری کوئی اس میں جاتا۔
نہیں کوئی سوتوں کو بیٹی جگاتا؟
یہ سُن کر وہ بے تاب اس طرح بولی۔
جگاتی ہوں میں دیکھو امّاں کو اپنی۔
یہ کہہ کر پکاری اُٹھو پیاری امّاں۔
میرے ساتھ اب گھر چلو۔ پیاری امّاں!
یہ ہے کوٹھڑی کیسی سوتی ہو جس میں۔
نہ دروازہ ہے اور نہ کھڑکی ہے اس میں۔
میں کیونکر بھلا اس میں آؤں بتاؤ؟

Taj Tahir Foundation

تمہیں پیاری اماں مرے پاس آؤ +
ہو روٹھی تو من جاؤ اب پیاری اماں!
خطائیں مری بخشو سب پیاری اماں!
ستاؤں گی میں اور نہ شوخی کروں گی۔
کہو گی جو تم اب میں وہ ہی کروں گی +
میں مانوں گی کہنا تمہارا تم آؤ۔
بس اب پیاری اماں نہ مجھ کو رُلاؤ +
ذرا کوٹھڑی سے نکل آؤ باہر۔
لگا لو گلے سے مجھے اپنے آکر +
ذرا تم مجھے اپنا مُنہ تو دکھاؤ۔
لپٹ جاؤں تم سے جو تم باہر آؤ +
مرے بال میلے ہیں چکٹے ہوئے ہیں۔
نہیں تم۔ تو کپڑے بھی سب پھٹ رہے ہیں +
مجھے عید کے کپڑے تم آکے سی دو۔
مرے سر کو دھوؤ مرے بال گوندھو +

Taj Tahir Foundation

مرا ننھا بھائی ہے بھوکا تم آؤ۔
اور آکر اُسے دودھ اپنا پلاؤ +
بہت دیر سے دیکھو میں یاں کھڑی ہوں۔
مناتے مناتے تمہیں تھک گئی ہوں +
نہ آتی ہو باہر نہ کچھ بولتی ہو۔
کہو اتنی تم کیوں خفا ہو رہی ہو +
میں گڑیوں سے بھی اب نہیں کھیلتی ہوں۔
بہت روتی ہوں جب انہیں دیکھتی ہوں +
بُرے لگتے ہیں مجھ کو کھیل اور گڑیاں۔
کروں اُن کو کیا جب نہیں تم ہی اماں +
جو تم ہوتیں گڑیوں کے کپڑے بناتیں۔
کھلونے بہت اچھے اچھے منگاتیں +
کھڑا باپ تھا پاس خاموش اس کے۔
مگر دل ہوا جاتا تھا غم سے ٹکڑے +
پھر آخر کو اس طرح بیٹی سے بولا۔

Taj Tahir Foundation

کہ کہنا تھا جو کہہ چکی ہو وہ بیٹا +
نہیں بولتیں تم سے اماں تمہاری -
چلو اب تمہیں لے چلوں گھر کو پیاری +
بس اب اپنی امّاں کو تم بھول جاؤ -
مرا کہنا مانو مرے ساتھ آؤ +
وہ بولی کہ گھر کو نہ جاؤں گی ابّا -
میں امّاں کو اپنی مناؤں گی ابّا +
انہیں چھوڑ کر میں نہ جاؤں گی گھر کو -
وہ بولیں گی ابّا ذرا اَور ٹھیرو +
ننھی اُمید بچّی کو آنے کی ماں کے -
سرکتی نہ تھی اِس لئے وہ وہاں سے +
مگر ماں گئی تھی نہ ایسی جگہ پر -
کہ پھر مُنہ دکھاتی وہ بیٹی کو آکر +
وہ رو دھو کے آخر کو مایوس ہو کے -
چلی آئی گھر ساتھ ابّا کے اپنے +

Taj Tahir Foundation

دُعا ہے کہ بچّوں کی ماؤں کو دائم۔
خدا رکھے مدّت تلک سر پہ قائم+
خدا بچّے کا دُکھ نہ ماں کو دکھائے۔
نہ بچّے ہی سے اُس کی ماں کو چھڑائے+
مُبارک ہو ماؤں کے ہاتھوں میں پلنا۔
مُبارک ہو یوں پھولنا اور پھلنا+
مُبارک ہوں ماؤں کی گودوں کو بچّے۔
سدا ماؤں کی گود اللّٰہ رکھّے+

Taj Tahir Foundation

بہن بھائی کی محبّت

بھائی بہن کا رشتہ بھی کیسا عجیب ہے۔
ہر رشتے سے یہ رشتہ عجیب و غریب ہے+
دُنیا میں ڈھونڈیئے تو سبھی چیز ملتی ہے۔
کب بھائی اور بہن سی کوئی چیز ملتی ہے؟

دُکھ بھائی بہنوں کا نہ ہمیں اے خدا سُنا۔
اُن کی خوشی کی ہم کو خبر تو سدا سُنا +
بادِ خزاں کے جھونکوں سے اِن کو بچائے رکھ۔
یارب تُو اِن کے غنچۂ دل کو کِھلائے رکھ!
باغِ جہاں میں خوش رہیں پھُولے پھَلے رہیں
گلزارِ والدین کے یہ گُل کھِلے رہیں +
صورت کو ان کی دیکھ کلی دل کی کِھلتی ہے
ہر دم دُعائے خیر دہن سے نکلتی ہے +
گو آب و دانہ نے ہمیں ان سے جُدا کیا۔
لیکن ہمارے دل میں وہ موجود ہیں سدا +
اچھے ہوں یا بُرے ہوں یہ دل کا سرور ہیں
بھائی بہن ہماری تو آنکھوں کا نور ہیں +
مَیم و الِف کی ہے یہی اللہ سے دُعا۔
بھائی بہن سے اپنے کبھی ہم نہ ہوں جُدا +

Taj Tahir Foundation

فضائے گلشن

تجھ پہ اللہ کی رحمت ہے زمیں کے تختے۔
خوش نما تجھ کو بنایا ہے خدا نے سب سے،
دیکھ صحرا کو کہ ویرانہ زمیں ہے جس کی۔
ہُو کا عالم ہے جہاں تک کہ نظر ہے جاتی،
نہ شجر ہیں نہ ہے سایہ نہ ہے ہموار زمیں۔
کوسوں تک ڈھونڈے سے سبزہ نہیں ملتا ہے کہیں،
جانور تک نہیں جاتے ہیں وہاں پھرنے کو۔
جائیں کیا خاک نہیں ملتا ہے کچھ چرنے کو،
پر ہے مالی نے کچھ اس طرح سجایا تجھ کو۔
گویا قدرت نے ہے ہاتھوں سے بنایا تجھ کو،
ترے تختے پہ کھلائے ہیں گل ایسے رنگیں۔
جس سے گلزار ترا نام ہے اے فرش زمیں،
ترے تختے پہ وہ سبزہ ہے اُگایا گویا۔

Taj Tahir Foundation

فرشِ مخمل کا کسی نے ہے بچھایا گویا +
اُڑ کے گرتی تھی مکدر کبھی تیری مٹّی -
گُل اُگے اُس سے تو بھانے لگی کیسی مٹّی +
دل سے سب چاہتے ہیں قدر ہیں کرتے اُن کی -
اور بستر پہ ہے اُن پھولوں کی چادر بچھتی +
تیری مٹّی نے اُگائے ہیں جو نازک غنچے -
نازنینوں کے گلے کے ہیں وہ اب ہار بنے +
کان میں کلیوں کے آویزے بنا کر پہنے -
پھولوں سے گوندھ کے ڈھیروں ہی بنائے گہنے +
تیرے غنچوں سے ہیں دُلھنیں بھی سجائی جاتی -
بدھیاں اُن کو ہیں پھولوں کی پہنائی جاتی +
بُلبُلیں آتی ہیں غنچوں پہ چہکنے کے لئے -
راگ گاتے ہیں طیور آ کے درختوں پہ ترے +
نیچے سے لے کے ہے ہر پیر و جواں تنگ آتا -
تیرے غنچوں کی ہر اک تازہ ہوا ہے کھاتا +

Taj Tahir Foundation

پاتے تسکین ہیں بیمار نظارے سے ترے۔
دُکھ کے رہتے نہیں آثار نظارے سے ترے۔

خدا کی قدرت

ثنا و حمد لازم ہے خدائے پاک و برتر کی۔
چمن کو جس نے گُل بخشے گلوں کو رنگ و بو بخشی۔
بنائیں خاک کی مٹی سے کیسی صورتیں اس نے۔
گھڑی مٹی سے ہیں کیا خوب صورت مورتیں اُس نے۔
اُگائے خاک کے تودے پہ ہیں کیا خوشنما بوٹے۔
اور ان بوٹوں کی شاخوں کو گُل خوش رنگ ہیں بخشے۔
گلوں کی سمت دیکھو کیا نزاکت اُن کو بخشی ہے۔
معطر ہو دماغ اُن سے وہ نکہت اُن کو بخشی ہے۔
کلی دیکھو اگر گل کی تو کھلتی ہے کلی دل کی۔
چٹکنا دیکھ کر غنچوں کا ہے کیسی ہنسی آتی۔

Taj Tahir Foundation

نسیمِ صبح چلتی ہے تو غنچے مُسکراتے ہیں۔
ہَوا کے ٹھنڈے جھونکے پھُول گلشن میں کھِلاتے ہیں+
نمایاں ہو رہی ہیں خوبیاں بے انتہا ان سے۔
مگر اللہ کی قدرت کا چلتا ہے پتا ان سے+
بہاریں اس کی قدرت کی اگر ہوں دیکھنی تم کو۔
تو پھر چشمِ بصیرت سے ذرا گلزار کو دیکھو+
ہر اک پتّے ہر اک بوٹے سے ہے اس کا پتا ملتا
اُسے ڈھونڈے اگر کوئی تو ہے وہ ہر جگہ ملتا+

پان

اے پان اک درخت کا پتّا ہے گرچہ تو۔
پر ملک ہند میں ہے بہت تیری آبرو+
ہیں تیرے خواستگار امیر و غریب سب۔
ہر آدمی کو دل سے ہے یکساں تری طلب+

Taj Tahir Foundation

کھاتے ہیں نوجواں تو بہت شوق سے تجھے۔
بوڑھے بھی جس طرح ہو نہیں چھوڑتے تجھے +
پن کٹی میں ہیں کوٹتے کھاتے ضرور ہیں۔
اپنی طلب غرض وہ بُجھاتے ضرور ہیں +
پائیں نہ تجھ کو گر ترے طالب کہیں ذرا۔
چھا جائے فوراً آنکھوں تلے اک اندھیر سا +
آنا جمائیوں کا بدن کا وہ ٹوٹنا۔
دشوار ایسی شکل میں ہے تیرا چھوٹنا +
بھوکے رہیں بلا سے نہ کھانا ملے اگر۔
لیکن بغیر پان کے ہوتا نہیں گزر +
جلتا ہے دل ہر ایک پہ غصہ سا آتا ہے۔
رہ رہ دھیان پان کی جانب ہی جاتا ہے +
آیا جو پان مُنہ میں دیا غصہ تھوک سب۔
گویا کہ دُور ہو گئی اب پیاس بھوک سب +
گر یہ نہ ہو تو ہیچ ہے زردہ پُلاؤ بھی۔

Taj Tahir Foundation

کھانے کے بعد کہتے ہیں سب۔ پان لاؤ بھی +
گر پان مل گیا تو غذا کا بھی لطف ہے۔
دیتی نہیں ہے ورنہ مزا کچھ لذیذ شے +
کھانے کے بعد پان نہ کھانے کو گر ملے۔
معلوم ایسا ہوتا ہے بھوکے ہی ہیں اُٹھے +
ویسے پان کھاتے رہتا ہے مُنہ کا مزہ خراب۔
جب تک نہ پان کھاؤ رہے ذائقہ خراب +
آتا ہے میہمان کوئی جب کسی کے گھر۔
ہوتی ہے فکر اس کی تواضع کی کس قدر +
کتنی ہی خاطریں ہوں کسی میہمان کی۔
پر اُن میں سب سے پہلے ضرورت ہے پان کی +
اک بیڑا دے کے خوش کرو تم میہمان کو۔
کم خرچ اور بالانشیں سمجھو پان کو +
ہوں بیسیوں ہی خاطریں گو میہمان کی۔
سب ہیچ ہیں اگر نہ تواضع ہو پان کی +

Taj Tahir Foundation

بیمار تک بھی ہوتے ہیں مشتاق پان کے۔
پیتے ہیں جب وہ تلخ دوا گھونٹ چھان کے +
تیرا مکان بھی ہے نہایت سجا ہُوا۔
اے پان! پان دان ہے کیسا بنا ہُوا +
چاندی کا پاندان ہے۔ سونے کا ساز ہے۔
یہ سب ترے لئے سبب فخر و ناز ہے +
اس میں ہیں چار پانچ جو کُلھیاں دھری ہوئی۔
ہیں اک نہ ایک چیز سے وہ سب بھری ہوئی +
کتھا کسی میں اور ہے چونے سے پُر کوئی۔
رکھی ہوئی کسی میں ہے چھوٹی الائچی +
چکنی ڈلی کسی میں کسی میں ہے چھالیا
اور ہے کسی میں زردہ لبالب بھرا ہُوا +
سامان پان کھانے کا موجود ہے سبھی۔
اور بیڑے ٹانکنے کو ہیں لونگیں رکھی ہوئی +
رکھا ہے ایک خاصے میں تجھ کو لپیٹ کر۔

اے پان تاکہ سوکھ نہ جائے تو جلد تر +
قلعی ہے پاندان پہ ایسی چڑھی ہوئی۔
گویا کہ چاندنی ہے زمیں پر کھلی ہوئی +
دیکھو سروتے جن میں کہ ہیں گھنگریاں لگی۔
کاٹو جو چھالیہ تو ہیں چھُن چھُن وہ کر رہی +
بیڑوں کو دیکھو کیسی بڑی اُن کی شان ہے۔
رکھنے کو خاص ان کے لئے خاصدان ہے +
دُلھنوں کا پاندان تو دیکھو سجا ہوا۔
گویا بجائے خود وہ دُلھن ہے بنا ہوا
ڈھولی پہ ڈھولیاں چلی آتی ہیں پان کی۔
کھاتے ہیں دم بہ دم کبھی بھرتا نہیں ہے جی +
بیکاروں کے لئے بھی یہ اچھا ہے مشغلا۔
دھیان ان کا پاندان میں ہے بس لگا ہوا +
کیوں پان کھانے کی نہ ہو ہر اک کو آرزو۔
ہوتے ہیں اس کے کھانے سے جب لوگ سرخرو؟

Taj Tahir Foundation

پنجاب میں بھی دل سے اسے چاہتے ہیں اب۔
خود کھاتے ہیں۔ کھلاتے ہیں مہماں کو پان سب
ہیں وصف بے شمار کہاں تک جتاؤں میں۔
اس میں جو خوبیاں ہیں وہ کیونکر بتاؤں میں؟
جوڑے ہیں لفظ میں نے یہ جو کچھ بُرے بھلے
سُلطانہ پیاری بہن کی خاطر سے ہیں لکھے
ورنہ زیادہ شوق نہیں پان کا مجھے۔
ممکن ہے میری نظم ہو بے ربط اس لئے
میں سونے چاندی کے ورق اس پر لگاؤں گی
سُلطانہ پیاری تم کو گلوری کھلاؤں گی
تعریف لکھ کے پان کی۔ بیڑا کھلا دیا۔
کیوں اب تو مجھ سے آپ کا جی خوش ہوا ہوا؟

محفلِ تہذیب

باغبانوں سے کہو باغ سجادیں وہ آج۔
باغ کے صحن میں اک میز لگا دیں وہ آج+
میز کے چاروں طرف چوکیاں لاکر رکھ دیں۔
تاکہ مہمانِ چمن آن کے اُن پر بیٹھیں+
صاف سُتھری ہوں بہت آج خیابانِ چمن۔
مثلِ آئینہ چمکنے لگے سارا یہ چمن+
روشِ باغ پہ گملے بھی سجائے جائیں۔
نہریں فوّارے بھی خوب آج چھڑائے جائیں+
یہ بھی تاکید ہے گلشن میں نہ آئے صیّاد۔
تاکہ دل کھول کے مرغانِ چمن ہولیں شاد+
خوب گلدستے سجے میز پہ ہوں پھولوں کے۔
اور کچھ ہار دھرے میز پہ ہوں پھولوں کے+
کہہ دو بُلبل سے کہ دل تنگ نہ کیجو اپنا۔

آج خوش ہو کے ہر اک پھُول تو دیکھو اپنا
گو مری طرح غموں سے ہے ترا دل مغموم
مثلِ گُل سینے پہ ہے تیرے جو داغوں کا ہجوم
پر خوشی میں نہیں یہ غم کی کہانی اچھّی
صورتِ افسردہ نہیں تجھ کو بنانی اچھّی
چھیڑ رنگین ترانہ کوئی ایسا ہم دم
جس کے سُننے سے کوئی دم کو تو بھولیں سب غم
سال بھر بعد ترے باغ میں ہم آئے ہیں
اپنے مہمان ترے باغ میں ہم لائے ہیں
ہے مناسب تجھے مہمانوں کی خاطر بُلبُل
اپنی منقار سے چُن لا کوئی تو اچھّے گُل
اتنی فیاضی تو اے بُلبُل شیدا کر دے
خوشنما پھولوں سے تو آج چنگیریں بھر دے
آج ہے سال گرہ ہووے گا جلسہ بھاری
جس کی تہذیب سے بھر جائے گی دُنیا ساری

اس کی شرکت کے لئے بہنیں بہت آئیں گی۔
ساتھ گلدستۂ اشعار بھی وہ لائیں گی +
اپنی نظمیں وہ کھڑی ہو کے پڑھیں گی جس دم۔
بھول جائے گی تجھے نغمہ سرائی اس دم +
دنگ ہو جائے گی ان نظموں کو سُن کر بُلبُل۔
ان پہ گل کرنے لگے گی تو نچھاور بُلبُل +
ہار منقار میں ایک ایک اُٹھا لینا تُو۔
خوش گلو بہنوں کی گردن میں پہنا دینا تُو +
تیری فیاضی سے خوش ہو کے جو وہ جائیں گی۔
تیری تعریف بھی تہذیب میں چھپوائیں گی +
وقت رخصت یہ اڈیٹر کی دُعا یاد رہے۔
میزباں جاتے ہیں گلشن ترا آباد رہے +

Taj Tahir Foundation

تہذیبِ نسواں

اے بہنو آؤ مل کے خدا کی کریں ثنا۔
حمدِ خدا کے واسطے ہم سر کو دیں جُھکا +
تہذیب کی ترقّی کی اس سے کریں دُعا۔
اور اس کے بعد حق سے کریں سب یہ التجا +
قائم جہاں میں جب تلک ارض و سما رہے۔
یارب ہمارا پرچہ بھی جاری سدا رہے +
تہذیب ہی سے بہنو مری۔ بول بالا ہے۔
تاریکی کے گڑھے سے اسی نے نکالا ہے +
ہاں یہ رفاہِ عام کے گھر کا اُجالا ہے۔
ہم نے بڑی مصیبتوں سے اس کو پالا ہے +
تم بھی ہماری طرح سے اب اس کا ساتھ دو۔
اور اپنے چاہنے والے کو بس ہاتھوں ہاتھ لو +
اس نے تمہارے واسطے سینہ سپر کیا۔

Taj Tahir Foundation

جاری تمہارے واسطے علم و ہنر کیا +
اس نے تمہارے واسطے کوسوں سفر کیا۔
تب جا کے ہے مخالفوں کے دل میں گھر کیا +
بیڑا اُٹھایا اس نے تمہاری بھلائی کا۔
تم حوصلہ بڑھانا مرے اس فدائی کا +
جاری رہا تو دیکھنا کیا کیا دکھائے گا۔
اک روز علم کا یہی دریا بہائے گا +
برکت سے اس کے علم ترقی وہ پائے گا۔
جاہل نظر گھروں میں نہ پھر کوئی آئے گا +
دُنیا کی رسمِ بد کو یہی کھونے والا ہے۔
اور نیکیوں کے بیج یہی بونے والا ہے +
تہذیب تجھ کو عمر ابد حق عطا کرے۔
ہر سال جلسہ سال گرہ کا ہوا کرے +
زندہ رہے تو اے مرے پرچے خدا کرے۔
تجھ سے خدا نہ ہم کو کبھی پھر جدا کرے!

Taj Tahir Foundation

ہم عورتوں کے دم کا تُو ساتھی بنا رہے۔
اور تیرا حامی خود مرا رب العلا رہے+

تہذیب تجھ سے بہنوں کو بس ایسا پیار ہو۔
جیسے کہ گل پہ بُلبُلِ شیدا نثار ہو+

جھُومر ہو سرکا۔ بہنوں کی گردن کا ہار ہو۔
تیری جُدائی اُن کو بہت ناگوار ہو+

تہذیب نسواں سب کا تو پیارا بنا رہے۔
چھوٹے بڑے کی آنکھوں کا تارا بنا رہے+

یارب تُو اس کے حرفوں کو ایسا بیان دے۔
کر جائے دل میں گھر تُو اُسے وہ زبان دے+

اس کے قلم میں طاقتِ تیغ و سنان دے۔
اور اس کے حامیوں کو بھی تو عزّو شان دے+

زندہ رہیں ہمیشہ اسے پڑھنے والیاں۔
بہنیں بڑی ہوں یا کہ ہوں وہ لڑکی بالیاں+

ہے یہ دُعا کہ نیک رہو۔ با حیا رہو۔

Taj Tahir Foundation

اور خاکِ پائے سیدہ خیر النسا رہو۔
پھُولو پھلو زمانے میں زندہ سدا رہو۔
خدمت پہ اپنی بہنوں کی دل سے فدا رہو۔
تہذیب کی خدا کرے محفل سجی رہے۔
اور یہ اڈیٹر آپ کی خادم بنی رہے۔

Taj Tahir Foundation

یادگارِ محبوب

مُصنّفہ مرحومہ کے نوجوان بھائی محبوب الشفیع نے سنہ ء

میں انتقال کیا۔ اس واقع سے مرحومہ کو اس قدر صدمہ پہنچا۔

کہ وہ خود بھی اسی غم میں گھُل گھُل کر اگلے سال راہیٔ ملکِ بقا

ہوئیں۔ مرحومہ نے اپنے عزیز بھائی کی یاد میں "یادگارِ محبوب"

کے نام سے نظموں کی ایک کتاب تحریر کی تھی۔ جن میں سے چند

نظمیں منتخب کر کے ہم اس مجموعے میں شامل کرتے ہیں ۔

لاکھوں دعائیں کیں۔ نہ ہوئی کارگر کوئی۔

کس کام کی دُعا ہے وہ۔ جس میں اثر نہ ہو؟

نسخے ہزاروں بدلے۔ کئے سیکڑوں علاج۔

پھر کس مرض کی ہے۔ جو دوا کارگر نہ ہو؟

تجھ بن قرار آئے گا کس طرح سے مجھے؟

آنکھوں سے اوٹ تُو مرے نورِ نظر نہ ہو+

کچھ تو سنو کسی کی خدا کے لئے ذرا۔
ایسی بھی نیند کیا۔ کہ کسی کی خبر نہ ہو+
کس طرح چین آئے۔ کروں صبر کس طرح؟
ممکن ہے دل میں زخم ہوں۔ دردِ جگر نہ ہو؟
یہ درد لا دوا ہے میرا اس پہ بس نہیں۔
اے چارہ گر خدا کے لئے میرے سر نہ ہو+

دم کیا کرتی تھی جو سورہ تغابن تجھ پر۔
آخری مرتبہ یٰسین سنانے آئی+
گودیوں میں جو تجھے لے کے پھرا کرتی تھی۔
وہ پلنگ کعبے کے رُخ تیرا پھرانے آئی+
لکھ کے آیات شفا جس نے پلائیں تجھ کو۔
آخری بار وہ اب پانی پلانے آئی+
اک نظر دیکھ میں قربان تیری آنکھوں کے۔
بھائی ہمشیر تری تیرے سرہانے آئی+

TajTahir Foundation

ہوش میں آ مرے ذی ہوش۔ یہ کیا حالت ہے!

خواب غفلت سے بہن تجھ کو جگانے آئی +

جو کبھی باندھنے والی تھی۔ ترے سر سہرا۔

پھول تابوت پہ وہ تیرے چڑھانے آئی +

جو کلیجے سے لگا کر تھی سُلاتی تجھ کو۔

آج آغوشِ لحد میں وہ سُلانے آئی +

کھیلنے دیتی نہ تھی ماں تجھے خاکستر سے۔

خاک میں آج وہ صد حیف ملانے آئی +

ماں کلیجے سے لگائے ہوئے رہتی تھی جسے۔

اب اسے موت کلیجے سے لگانے آئی +

گلشنِ دہر میں اس موت نے رہنے نہ دیا۔

کیسے بے وقت یہ ہم سب سے چھڑانے آئی +

نامور ہونے کی اُمید تھی جس کے اے موت!

تو وہی نام زمانے سے مٹانے آئی +

Taj Tahir Foundation

کہاں ہے تُو مرے پیارے مرے آرام جاں بھائی۔
نہیں ملتا ہے ڈھونڈے سے بھی اب تیرا نشاں بھائی +

ہمیں ہو رنج جتنا میرے پیارے - حق بجانب ہے۔
خدا چھینے کسی سے بھی نہ تجھ سا نوجواں بھائی +

بہت لاغر تھا - بستر سے بھی اُٹھنا اس کو مشکل تھا۔
کہو - کیونکر اُٹھا دُنیا سے میرا ناتواں بھائی +

ترے دم سے اُمیدیں تھیں ہزاروں اپنی وابستہ۔
خدا اے کاش دیتا تجھ کو عمرِ جاوداں بھائی +

کھُلا ہم پر یہ دُنیا گھر نہیں - اک وارِ فانی ہے۔
عجب ناداں ہیں جو اس کو سمجھ بیٹھے مکاں بھائی +

سدا اے اک دلی اُلفت تھی تجھ کو اپنے خالق سے۔
ترے آرام کو اللہ دے باغِ جناں بھائی +

ترا صدمہ دلِ صد چاک سے ہرگز نہ جائے گا۔
تمہارے غم میں سدا آنکھیں رہیں گی خوں فشاں بھائی +

تمہیں جاتے ہوئے دیکھوں جہاں سے۔
کہو۔ پتھّر کا دل لاؤں کہاں سے؟
اگر جانا ہی تھا اے جانِ ہمشیر۔
اجازت مانگ لیتے اپنی ماں سے +
مصیبت سے تمہیں پالا ہے اس نے۔
نہ ہونا تم جدا اُس خستہ جاں سے +
نہ آئی موت قابو میں نہ آئی۔
پھرے مایوس چارہ گر یہاں سے +
بدل سکتے نہ تھے از خود تو کروٹ۔
اُٹھے جاتے ہو اب کیونکر جہاں سے؟
سفر طے کر گئے تم آخرت کا۔
یہ طاقت آگئی تم میں کہاں سے؟
قیامت ہوگئی اس گھر میں برپا۔
مگر جاگے نہ تم خواب گراں سے +
بچھڑتے ہو۔ تو کیا پھر بھی ملو گے؟

Taj Tahir Foundation

کوئی یہ پوچھ دے اس میہماں سے
ملیں وہ آج مٹی میں اُمیدیں ۔
جو وابستہ تھیں کل اُس جانِ جاں سے
ترے جاتے ہی سُن اے میرے پیارے ۔
ہوئی رونق بھی رخصت اس مکاں سے

اُٹھے جاتے ہو دُنیا سے ۔ یہ ہے کیسا ستم بھائی ۔
جُدائی کا تمہاری اُٹھ نہیں سکنے کا غم بھائی
خدا کے واسطے دیں ۔ ہاتھ جوڑیں ۔ منتیں کرلیں ۔
منو ۔ تو سو جتن کرکے منائیں تم کو ہم بھائی
تمہارا تو ارادہ تھا ۔ ولایت پاس کرنے کا ۔
یہ قبل از وقت کیوں تم چل دیئے ملکِ عدم بھائی
جو سر آنکھوں پہ دیتے تھے جگہ دل میں بٹھاتے تھے ۔
وہ رکھ آئے تمہیں زیرِ زمیں با چشم نم بھائی
ذرا اُترے ہوئے چہرے تو دیکھو اپنے پیاروں کے ۔

Taj Tahir Foundation

نہیں گویا تمہارے ہمدموں میں آج دم بھائی +
رہے محشر میں الطافِ شفیعِ دو جہاں تجھ پر۔
ہے جس کا اپنی اُمّت پر بہت فضل و کرم بھائی +
دُعائے مغفرت کے پھُول تربت پر نچھاور ہوں۔
تمہاری روح پر رکھے خدا چشمِ کرم بھائی +

چین پڑتا ہی نہیں آج کسی کل مجھ کو۔
آہ بے تابیِ دِل اب کہیں لے چل مجھ کو +
پھونک دے سوزِ دروں آہ تو ہی آ کے مجھے۔
ہو نجات آتشِ غم سے کہیں حاصل مجھ کو +
رنج و غم آ تو ہی کر لے میرا لقمہ آ کر۔
بیخودی کر تو ہی اس دہر سے غافل مجھ کو +
کوہِ غم! پیس دے۔ مٹّی میں ملا دے گر کر۔
تُو ہی دکھلا دے بس اب آخری منزل مجھ کو +
راہبر کون ہے پہنچائے جو اُس منزل تک۔

Taj Tahir Foundation

کاش لے جائے وہاں آرزوئے دل مجھ کو۔
ہو کے ایک ایک بس اب ختم بھی ہو جاؤ کہیں۔
سانسو! کیوں رکھتے ہو اس طرح سے بسمل مجھ کو۔

اسی سرزمیں میں وہ بستا ہے پیارا۔
جو تھا اپنے کُنبے کے دل کا سہارا۔
اکیلا ہے وہ۔ اور ہے دُور بستی۔
یہاں روتے ہیں بےکسی پر ہم اُس کی۔
وہ دُنیا سے بےفکر و آزاد ہو کے۔
وہ پیاروں کا سب عیش و آرام کھو کے۔
اکیلا چلا اس رہِ پُرخطر میں۔
بسا جا کے اس تنگ و تاریک گھر میں۔
تھی عمر ایک غنچے کے مانند اس کی۔
کِھلی جو نہ دُنیا میں یہ وہ کلی تھی۔
اُسے لے گئی موت ہم سے چُھڑا کر

Taj Tahir Foundation

رہی آخرش اس کی صورت مٹا کر ٭
ہمارا نہ تھا وہ خدا کا تھا پیارا۔
اسی واسطے عرش پر وہ سدھارا ٭
وہ تھا پاک دل اور بہت پاک طینت۔
اسے حق نے بخشی تھی اچھی طبیعت ٭
گئی روح اُس کی۔ گئی آسماں پر۔
رہیں گی مگر نیکیاں اس جہاں پر ٭
چلو تم چلو ہم بھی ہیں آنے والے۔
بہت جلد ہیں تم سے مل جانے والے ٭
کڑی ہیں۔ جُدائی کی یہ چند گھڑیاں۔
مگر کٹ ہی جائیں گی آخر کو اے جاں ٭
یہاں تو ہیں بچھڑے وہاں آملیں گے۔
پھر آپس میں مل جُل کے یکجا رہیں گے ٭

کیوں اُٹھ گئے زمانے سے اے نورِ عین تم ؟

Taj Tahir Foundation

کیوں لے گئے ہو دل کا سرور اور چین تم؟
کیوں خاک میں ملا دیں اُمیدیں پیاروں کی۔
کیوں غم گساری کر نہ سکے غم کے ماروں کی؟
کیوں کوہِ غم سروں پہ ہمارے گرا گئے۔
کیوں جیتی جان خاک میں ماں کو ملا گئے؟
کیوں اتنی جلد جان سے بیزار ہو گئے۔
کیوں یوں عدم کے ملک کو تیار ہو گئے؟

کہاں ہے تُو اے چین سے سونے والے۔
کہاں ہے تُو صبر و سکوں کھونے والے+
ترا رنج ایسا نہیں۔ بھول جائیں۔
تجھے روئیں گے عمر بھر رونے والے+
کلیجے پہ ہے سانپ سا لوٹ جاتا۔
جب آتا ہے یاد اے خفا ہونے والے+

Taj Tahir Foundation

تُو اماّں کا غمخوار۔ کُنبے کا حامی۔
سبھی بھائیوں اور بہنوں کا جانی +
بہت کام دُنیا میں کرنے تھے تجھ کو۔
تجھے موت کیوں آگئی ناگہانی +
نہ اُترے گا دل سے۔ نہ بھولوں گی ہرگز۔
رہے گی سدا یاد تیری کہانی +

زمینِ قبر سے خطاب

خوشا قسمت تیری۔ گھر تیرے ایسا میہماں آیا۔
تجھے آباد کرنے کو یہ فخرِ خانداں آیا +
ہمارے باغِ عالم کا یہ ہے اِک ناشگفتہ گُل۔
ہوائے دہر کے جھونکوں سے ہے ناآشنا بالکل +
تجھے اے مادرِ گیتی قسم ہے اپنی سختی کی۔
اذیّت تو نہ دینا اُس گُلِ تر کو ذرا سی بھی +

Taj Tahir Foundation

بڑے ناز اور نعمت سے اسے اماں نے پالا ہے۔
ہمارے کلبۂ تاریک کا یہ چاند اُجالا ہے+
یہ اپنے بھائیوں کا بازو۔ اور بہنوں کا پیارا ہے۔
کلیجے کی یہ ٹھنڈک۔ ماں کی آنکھوں کا یہ تارا ہے+

چلے جاتے ہیں سب عزیز آگے پیچھے۔
ہیں پس ماندگاں اُن کا صدمہ اُٹھاتے+
مگر رنج و غم چند روزہ ہے اُن کا۔
پھر آخر انہیں بھی اسی راہ ہے جانا+
ہے عرشِ معلٰے پر اک پاک بستی۔
وہاں حق کی ہے نیک مخلوق رہتی+
وہاں مرنے جینے کا جھگڑا نہیں ہے۔
کسی سے بچھڑنے کا دھڑکا نہیں ہے+
نہ ہے موت کا ڈر۔ نہ ہے غم کا کھٹکا۔
ہر اک بے خطر اُس جگہ پر ہے بستا+

Taj Tahir Foundation

یہاں تک ہیں یہ سارے دُنیا کے جھگڑے۔
وہاں سب ہیں بے فکر و آزاد رہتے۔
ہیں دُنیا میں جو نیکیاں کرنے والے۔
وہی جا کے ہیں اس جگہ بسنے والے۔
دیا ہے خدا نے انہیں دائمی سُکھ۔
ہے کوسوں پرے اُن سے دنیا کا سب دُکھ۔
خدا ہم کو بھی نیک توفیق بخشے۔
کہ ہم بھی پہنچ جائیں۔ جنّت میں مر کے۔
ہمیں بھی میسّر وہاں کی ہو راحت۔
چُھٹے ہم سے دُنیا کی آفات و کُلفت۔
ملیں اُن سے جو ہم سے پہلے گئے ہیں۔
جُدائی کے صدمے ہمیں دے گئے ہیں۔

Taj Tahir Foundation

صبر

اے صبر آ کے دل میں مرے جا گزین ہو۔
تسکین بخش آ کے مجھ اندوہگین کو +
گر تو نہ دے تسلّی کسی غم نشین کو۔
جینا وبال صدمے سے ہو اُس حزین کو +
تسکین بخش تو ہے۔ تو ہی غم گسار ہے۔
سچ ہے تو ایک رحمتِ پرورگار ہے +
جس دل کو غم کی آگ ہو یکسر جلا رہی۔
صدمے سے جان لب پہ کسی کی ہو آ رہی +
مایوسی ہر طرف سے ہو صورت دکھا رہی۔
ہو رنج و غم کی کالی گھٹا سر پہ چھا رہی +
اس وقت کون ہے۔ جو کسی کو قرار دے۔
اک صبر ہے۔ کسی کو جو پرورگار دے +
اے صبر دے قرار۔ دلِ بے قرار کو۔

Taj Tahir Foundation

تسکین بخش آ کے تو اک اشک بار کو۔
ماں رو رہی ہے جو پسرِ غمگسار کو۔
تجھ بن تسلّی کون دے اس دل فگار کو۔
جو غم کی پھانس دل میں ہے اس کو نکال دے۔
اے صبر اپنا سایہ تو اب اس پہ ڈال دے۔

دُعائیں

گئی آخر وہیں جانے کی خواہش تھی جہاں تجھ کو۔
امان اللہ کی۔ محبوب کی روح رواں تجھ کو۔
میسّر ہو تجھے وہ گھر ہے محبوبِ خدا جس میں۔
رہے تو عافیت سے اے مرے پیارے سدا اس میں۔
میسّر ہوں تجھے ٹھنڈی ہوائیں باغ جنّت کی۔
ہمیشہ تازگی بخشا کریں۔ وہ روح کو تیری۔
خدا بخشے نترے پینے کو پانی حوضِ کوثر کا۔

Taj Tahir Foundation

ترے رہنے کو جنت میں عنایت ہو مکاں اعلیٰ +

یہ جسمِ نازنیں تیرا چھپے جب قبر میں جا کر۔
پڑھیں تربت پہ تیری سب ملائک فاتحہ آکر +
قیامت تک نہ بگڑے ایک بھی تارِ کفن تیرا۔
نہ میلا قبر میں ہو ایک بھی موئے بدن تیرا +
گھٹائیں ابرِ رحمت کی تری تُربت پہ چھا جائیں۔
سدا حوریں فرشتے آکے اس پر پھول برسائیں +
کرے ہر سبز تُربت کو تری ابرِ بہار آکر۔
چڑھائے اس پہ بُلبُل خوشنما پھولوں کے ہار آکر +
تری تربت کے سبزے کا دو شالہ سبز ہو تجھ پر۔
تنی ہو شامیانے کی جگہ تاروں بھری چادر +
تری تُربت کے سبزے پر دُرِ شبنم جھلکتے ہوں۔
وہ سبزہ ہو یہ موتی اس پہ کندن سے دمکتے ہوں +
بہاریں صبح کی تُربت پہ تری نور برسائیں۔

Taj Tahir Foundation

طیورِ خوش نوا قرآن پڑھنے قبر پر آئیں+
میسّر تجھ کو تُربت میں سدا جنّت کی راحت ہو-
اُٹھے آرام سے سوتا ہُوا روزِ قیامت کو+

Taj Tahir Foundation

حمد

یہ طاقت کہاں مجھ میں پروردگار۔
کہ احسان تیرے کروں میں شمار +
جو فضل و کرم تو نے ہم پر کیا۔
وہ گنتی سے باہر ہے حد سے سوا +
زباں ہو بدن کی جو ہر رونگٹا۔
نہ تعریف تیری ہو پھر بھی ادا +
ترا جلوہ ہر چیز میں ہے عیاں۔
ہوا آشکارا تو ہو کر نہاں +
کبھی تُو ہے ظاہر کبھی ہے چھُپا۔
ہے ایک ایک پتّے میں تیرا پتا +
بنائی ہے کیا رات تاروں بھری۔
یہ ہے تیری قدرت کی کاری گری +
درختوں کے پتّے نہیں ہل رہے۔

Taj Tahir Foundation

مگر حمد میں تیری ہیں جھوٹے +
گناہوں سے میرے تو کر درگزر -
ہمیشہ ہو رحمت کی مجھ پر نظر +
بچا کر گناہوں سے مجھ کو سدا -
سدا سیدھے رستے پہ مجھ کو چلا +

مُناجات

دوجہاں کا مالک و مختار ہے تو یا خدا -
ہے نہایت عجز سے تجھ سے یہ میری التجا +
کر عطا ایمان ایسا جو نہ ڈانوا ڈول ہو -
تو ہمیشہ مجھ کو سیدھی راہ پر یا رب چلا +
نفس و شیطاں کا نہ کوئی چل سکے مجھ پر فریب -
فضل و رحم اپنا تو میرے حال پر رکھیو سدا +
چشمِ بینا - عقلِ کامل - علمِ نافع - قلبِ صاف -

Taj Tahir Foundation

چار چیزیں کر مجھے اپنے خزانے سے عطا +

گر مصیبت سر پہ آئے صبر دے دل کو مرے -

دے زباں ایسی کہ تیرا شکر ہو ہر دم ادا +

بخش دے تقصیر میری - کر عمل میرے قبول -

دے اثر میری زباں میں - دور کر ہر اک بلا +

سب سے بڑھ کر میں تو طالب تیری خوشنودی کی ہوں -

اور پھر ہے آرزوئے طاعتِ خیر الورےٰ +

ہو درود اُن پر اور اُن کے آل اور اصحاب پر -

برگزیدہ جن کو تو نے سارے عالم میں کیا +

ہے تمنا میرے دل میں دیدِ یثرب کی بہت -

یا الٰہی روضۂ اقدس مجھے تو دے دکھا +

کر دعائیں عاجزہ کی تو قبول اے کردگار -

تیری رحمت ہے الٰہ العالمیں بے انتہا +

مرکنٹائل پریس لاہور میں سید ممتاز علی اینڈ سنز پبلشرز ریلوے روڈ لاہور نے باہتمام منشی الٰہ بخش پرنٹر چھپوا

Taj Tahir Foundation

عورتوں کے لئے کتابیں

اختر النساء بیگم۔ ایک تعلیم یافتہ لڑکی کی دردناک سرگزشت قیمت ۱۲/ پائی

روشنک بیگم۔ ایک تعلیم یافتہ اور مہذب خاندان کا قصہ۔ قیمت ۱۴/ پائی

آہ مظلوماں۔ دو مظلوم بیبیوں کی پُر اثر خاموشی کے نتائج۔ قیمت ۱۰/

آئینہ حرم۔ حقوق نسواں پر نظمیں۔ جس میں بڑی نظم آئینہ حرم ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ اسلام نے عورت کو کیا حقوق دئے۔ اور ہندوستان میں عورت کی کیسی زدہ حالت ہے۔ قیمت ۶/

آرسی۔ گھرداری کا آئینہ۔ از شمس العلما مولوی محمد امین صاحب

زہرہ بیگم۔ ایک تعلیم یافتہ متمول خاندان کی لڑکی کا افسانہ

شہیدی بیگم۔ بلا سوچے سمجھے شادی کرنے کی خرابیاں

کروشیا۔ فن کروشیا پر ایک مکمل و جامع کتاب۔ قیمت ... ۱۲/

تذکرۃ الانبیاء۔ نبیوں کے قصے۔ قیمت ...... /

ذرہ عظیم۔ تعلیم جدید کے الحادی اثر کا ایک عبرتناک قصہ۔ ناول کے پیرائے میں۔ قیمت ۵/

ملنے کا پتہ

دارالاشاعت پنجاب لاہور

گیلانی پریس لاہور میں باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر چھپی

RARY